# A TEXT-BOOK OF

# KHAT-I-SHIKAST

OR

# MAKTOOBAT-I-AKHGAR

BY

**Mohammad Tahir Faruqi, M. A.**
*Dabir-i-Kamil (Luck.); Fazil, Kamil, L. E. A. U. (Alld.)*
*H. P. A., Honours in Urdu (Panj.)*
*Professor of Urdu and Persian*
Agra College, AGRA.

AND

**Maulvi Sayed Tawakkul Husain Rizvi**
AKHGAR-BILGRAMI

AGRA

Lakshmi Narain Agarwal

EDUCATIONAL PUBLISHER

Price As. -/10/-

## طرزِ تحریرِ اردو

دیکھا جاتا ہے کہ اردو عام طور پر دو طریقہ سے لکھی جاتی ہے (۱) نستعلیق (۲) خط شکست۔ نستعلیق تحریر کے معنی یہ ہیں کہ صاف صاف اور آہستہ آہستہ خوشخطی لکھی جاوے اور بلا کسی دقت کے نہایت آسانی کے ساتھ پڑھ لیجائے۔ جسقدر کتابیں چھپی ہوئی ملینگی وہ عام طور پر ایسی ہی خوشخط ملیں گی۔

شکستہ اس تحریر کو کہتے ہیں جو نستعلیق کی طرح نہ لکھی جاوے بلکہ جلد جلد گھسیٹواں لکھی جاوے اور پڑھنے میں بھی مشکل ہو۔ اس قسم کی تحریر میں عام طور پر دائرہ اور کہنی وٹ کا سلسلہ زیادہ ہوتا ہے بوجہ عجلت بروقت تحریر دائرہ کو پورا نہیں بناتے نہ نقاط کا کچھ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ جب تک اس کے پڑھنے کی کافی مشق نہ کیجاویگی ہرگز

ہرگز وہ پڑھنے میں نہیں آسکتی۔

فی زمانہ جسقدر عدالتی اور تجارتی وخانگی خطوط ودستاویزات وغیرہ لکھے جاتے ہیں وہ سب اسی تحریر میں ہوا کرتے ہیں۔

اصلی شان تحریر اور ہے اور بناوٹی اور ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ حقیقی تحریر طلبا کے سامنے پیش کیجاوے تاکہ انکی واقفیت میں اضافہ کا موجب ہو۔

کتاب ہذا صرف تحریر شکستہ کے متعلق ہے اور اس سے مدعا ومقصود صرف طلبا کو لکھنا پڑھنا سکھانا ہے۔ اسلئے اسمیں صرف شکستہ ہی کے متعلق سارا بیان ہے۔

خط شکستہ کے متعلق چند ہدایات بھی جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں جس سے طلبہ کو جن کو خط شکستہ کے استادوں نے اسکے لئے مقرر فرمایا ہے جو طلبہ کو بیحد مفید اور کارآمد ہونگی

احقر العباد

سید توکل حسین اخگر بلگرامی عفی عنہ

# فہرست مضامین کتاب ہذا

# باب اوّل

## خط شکست کی حروف تہجّی

ا ب س ج د ر ز س ش ص ط ع ف ق ک
ک م ر ا ل ا م ن ے ہ و ہ لا ء ی ے

## مفرد حروف کا بیان

اکثر دیکھا گیا ہے کہ "الف" جب کسی لفظ کے شروع مین یا آخر آتا ہے تو نستعلیق میں اپنے سے بعد کے حرف سے ملاکر ہرگز نہیں لکھا جاتا۔ مگر خط شکست میں اسکو ملاکر لکھتے ہیں جیسے

آج احمد آدمی الحال وغیرہ

آج احمد آدمی الحال وغیرہ یہ نستعلیق ہین:-

اسی طرح جب کسی لفظ کے درمیان یا آخر میں آتا ہے اور اس سے پہلا حرف د۔ ڈ۔ ذ۔ ر۔ ڑ۔ ز ژ۔ و ہوتا ہے تو نستعلیق میں ملاکر کبھی نہیں لکھا جاتا مگر شکستہ میں ان حروف سے بھی ملا دیتے ہیں جیسے

نستعلیق:- دادا - دوا- سزا- جدا وغیرہ

شکستہ:- دادا دوا سزا جدا وغیرہ

# ہم شکل حروف

کچھ حرف ایسے ہیں جنکی صورتیں ایک سی ہیں مگر نقاط کے ردّ و بدل سے اُن میں فرق ہو جاتا ہے ایسے حروف کو ہم شکل یا متشابہ حروف کہتے ہیں:-

(۱) متشابہ کشش (۲) متشابہ دوائر- (۳) متشابہ بین الحال-

(۱) متشابہ کشش وہ حروف ہیں جن میں کشش کے اوصاف پائے جاویں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

ب پ ت ٹ ث

یہ حروف جب لفظ کے شروع یا درمیان میں آتے ہیں تو مثل نستعلیق کے ملائے اور لکھے جاتے ہیں البتہ جب آخر میں آتے ہیں اور اُن سے پہلا حرف "الف" ہوتا ہے تو نستعلیق کے برخلاف شکستہ میں ملا کر لکھتے ہیں:- جیسے

شکستہ:- خباب باپ - ذات جواب

نستعلیق:- خباب باپ ذات جواب

(۲) ہمشکل دائرہ:- وہ حروف ہیں جن میں دائرہ کی صفت پائی جاوے اور وہ یہ ہیں جیسے

ج چ ح خ س ش ص ض ع غ

ان میں سے "ج چ ح خ" جب کسی لفظ کے آخر میں آتے ہیں اور ان سے پہلا حرف ا- د- ر یا و ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برخلاف اکثر ملا کر تحریر کرتے ہیں جیسے

شکستہ:- آج - مرج - شرح - موج

نستعلیق- آج مرج شرح موج

باقی حروف کی صورتیں نستعلیق اور شکستہ دونوں میں خواہ وہ لفظ کے شروع یا درمیان یا آخر میں آئیں- تبدیل نہیں ہوتی جیسے:-

شکستہ:- آس - آتش - اشتہار - اغراض

نستعلیق:- آس - آتش - اشتہار - اغراض

(۳) متشابہ بین الحال:- وہ حروف کہلاتے ہیں جن میں نہ تو کشش کی صفت پائی جاوے اور نہ دائرہ کی ط ظ- د ڈ- ذ- ر ڑ- ز- ژ-

اِن میں سے د- ڈ- ذ جب کسی لفظ کے شروع میں آتے ہیں اور ان سے بعد کا حرف ا- ک- گ- ل- م- ن- و- یا ہ ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برعکس لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:- ڈھال - ڈگری - ذکر - دم - دنے

نستعلیق:- دال - ڈگری - دل - دم - دن -

اور جب لفظ کے آخر مین آتے ہیں تو شکستہ مین اکثر اپنے سے پہلے حرف سے ملا کر لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:- عدد - سود - مدد - آرد - داد

نستعلیق:- عدد سود مدد آرد داد

اور جب ان حروف کے اول یا آخر میں الف یا ی ہو تو اس طرح لکھتے ہیں جیسے:-

شکستہ:- ادا - شادی - دادی - بادی

نستعلیق:- ادا شادی دادی بادی

ر- ڑ- ز- ژ- یہ حروف لفظ کے شروع مین آتے ہیں یا درمیان میں یا آخر میں
شکستہ مین عموماً اپنے سے بعد کے حرف ملا کر لکھے جاتے ہیں جیسے -

شکستہ:- دار - مزار - زیادہ - زار

نستعلیق:- دار مزار- زیادہ زار

ط - ظ - ان حروف کی شکل نستعلیق اور شکستہ دونوں مین ایک سی رہتی ہے البتہ
جب ر یا د کے بیچ میں آتے ہیں تو شکستہ میں نستعلیق کے برخلاف اکثر ملا کر لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:- شرط - مضبوط - مشروط

نستعلیق:- شرط مضبوط مشروط

ف ق ک گ

یہ حروف جہاں کہیں آتے ہیں تو شکستہ مین بھی مثل نستعلیق کے اپنی صورت الگ ظاہر کرتے ہیں سوائے ک بیانیہ کے کہ وہ شکستہ میں [illegible] اس طرح بھی لکھا جاتا ہے

شکستہ :- فراق - صاف - عینک - یکایک - گرد

نستعلیق :- فراق صاف عینک یکایک گرد

ل م ن

جب لفظ کے آخر مین آتے ہیں اور ان سے پہلا حرف ا- د- یا و ہوتا ہے تو نستعلیق کے برخلاف شکستہ مین اکثر ملا کر لکھتے ہیں جیسے :-

شکستہ :- خیال دل دم مضمون
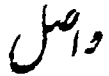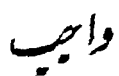
نستعلیق :- خیال دل دم مضمون

و

یہ حرف نستعلیق اور شکستہ دونون مین ایک ہی طرح لکھا جاتا ہے البتہ اگر کسی لفظ مین حرف الف سے پہلے آتا ہے تو شکستہ مین ملا کر بھی لکھدیتے ہیں جیسے -

شکستہ :- واجب واصل وارد

نستعلیق :- واجب واصل وارد

# ہ

یہ حرف جب لفظ کے آخر مین آتا ہے تو اس سے پہلا حرف د - ر - یا و ہوتا ہے تو شکستہ مین اکثر ملا کر لکھا جاتا ہے۔ جیسے :-

شکستہ :- گروہ - کمرہ - وہ - وغیرہ

نستعلیق :- گروہ کمرہ وہ وغیرہ

# ی - ے

یائے معروف اور یائے مجہول شکستہ مین قریب قریب یکسان لکھے جاتے ہین جیسے

شکستہ :- شادی گرمی بادی سرائے

نستعلیق :- شادی گرمی بادی سرائے

# الفاظ برائے مشق

رُخ دل ڈر رہ اس دو دم رت فن

رُخ دل ڈر رہ اس دو دم رت فن

سیج جال کل کس جٹر کف وہ یہ سزا

سیج جال کل کس جٹر کف وہ یہ سزا

شام کام نام خشکی تری ڈال راج پاس شرق

شام کام نام خشکی تری ڈال راج پاس شرق

دولت سورج رواج مزاج سراج کاوش علم

دولت سورج رواج مزاج سراج کاوش علم

فاضل کامل ناول اعظم جاجم خادم ساجد

فاضل کامل ناول اعظم جاجم خادم ساجد

سراغ داغ حریص شریف بھوک ڈانگ ٹانگ

سراغ داغ حریص شریف بھوک ڈانگ ٹانگ

اسباب اشراف آفتاب بارات اخراج تاراج

اسباب اشراف آفتاب بارات اخراج تاراج

مقراض مطلوب معمول مبارک شرافت

مقراض مطلوب معمول مبارک شرافت

گردش حرام عرض احکام اعلان برائے

گردش حرام عرض احکام اعلان برائے

انعام اصراف مطابق مغربی سنترہ موافق

انعام اصراف مطابق مغربی سنترہ موافق

جنتری محصول قلمدان پٹواری چپراسی انحراف

جنتری محصول قلمدان پٹواری چپراسی انحراف

سوداگری دلخراش لاجواب احتیاج اندازہ

سوداگری دلخراش لاجواب احتیاج اندازہ

# فقرات برائے مشق

خدا نے سب کو پیدا کیا ہے اُستاد کا ادب کرو سبق خوب یاد کرو

خدا نے سب کو پیدا کیا ہے اُستاد کا ادب کرو سبق خوب یاد کرو

کسرت بہت اچھا ہے صبح کا ٹہلنا فائدہ کرتا ہے کسیکو گالی نہ دو

کسرت بہت اچھا ہے صبح کا ٹہلنا فائدہ کرتا ہے کسیکو گالی نہ دو

بڑوں کی عزت کرو ماں باپ کا حکم مانو صفائی سے رہنا اچھا ہے

بڑون کی عزت کرو ماں باپ کا حکم مانو صفائی سے رہنا اچھا ہے

یہ غیر ممکن ہے بُرا ذکر زبان پر نہ لانا چاہیئے بہت ملائم لہجہ مین بولا کرو

یہ غیر ممکن ہے بُرا ذکر زبان پر نہ لانا چاہیئے بہت ملائم لہجہ مین بولا کرو

دولت بڑی تجارت ہے دریائے گنگ کے کنارے شہر آباد ہیں آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہین

دولت بڑی تجارت ہے دریائے گنگ کے کنارے شہر آباد ہیں آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہین

طرح طرح کے نقش ونگار ہیں — کہ شاید و باید — دریا کی سیر کرتے ہیں

طرح طرح کے نقش و نگار ہیں — کہ شاید و باید — دریا کی سیر کرتے ہیں

گزارش ہے — معاف ہوجانا مقتضائے انصاف ہے — حاضر عدالت ہوا

گزارش ہے — معاف ہوجانا مقتضائے انصاف ہے — حاضر عدالت ہوا۔

رام پرشاد قبالہ نویس — اسکی عمارت نہایت شاندار ہے — کلیاں لگائی ہیں

رام پرشاد قبالہ نویس — اسکی عمارت نہایت شاندار ہے — کلیاں لگائی ہیں

# سال یا سنہ

سال عیسوی - یکم جنوری سے شروع ہوکر ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔

سال عربی یا مسلمانی - یکم محرم سے شروع ہوکر ذی الحجہ کی آخر تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔

سال ہندی یا سمبت بکرمی چیت سدی پڑوا سے شروع ہوکر ہر سال چیت میں اماوس کو ختم ہوتا ہے۔

سال حسابی - یکم اپریل سے شروع ہوکر ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے۔

سال زراعتی - یکم جولائی سے شروع ہوکر ۳۰ جون کو ختم ہوتا ہے۔

سال فصلی - یکم اکتوبر سے ۳۰ ستمبر تک مانا جاتا ہے۔

۲۰۰ = مائ     ۲۰۰۰ = اعــــ؍؍؍     ۲۰۰۰۰ = عــــ؍؍؍

۳۰۰ = سام     ۳۰۰۰ = سمــــ؍؍؍     ۳۰۰۰۰ = ســــ؍؍؍

۴۰۰ = امائ     ۴۰۰۰ = للعمــــ؍؍؍     ۴۰۰۰۰ = للعــــ؍؍؍

۵۰۰ = صائ     ۵۰۰۰ = صمــــ؍؍؍     ۵۰۰۰۰ = صــــ؍؍؍

۶۰۰ = سام     ۶۰۰۰ = سمــــ؍؍؍     ۶۰۰۰۰ = ــــــ؍؍؍

۷۰۰ = لمائ     ۷۰۰۰ = معمــــ؍؍؍     ۷۰۰۰۰ = معــــ؍؍؍

۸۰۰ = لمائ     ۸۰۰۰ = ۹ـــــ؍؍؍     ۸۰۰۰۰ = لــــ؍؍؍

۹۰۰ = لعمائ     ۹۰۰۰ = لعمــــ؍؍؍     ۹۰۰۰۰ = لعــــ؍؍؍

۱۰۰۰ = الــــ؍؍     ۱۰۰۰۰ = عــــ؍؍؍     ۱۰۰۰۰۰ = ایک لاکھ

**نوٹ:-** ایک پیسہ ـــ؍    ۲ پیسہ ـ؍    ۳ پیسہ ـ؍

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی رقم معہ روپیہ آنہ پائی لکھنا ہو تو روپیوں کو تو رقم میں اور آنہ پائی کو ہندسوں میں لکھتے ہیں جیسے تمکو بارہ روپیہ پانچ آنہ نو پائی لکھنا ہیں تو اسطرح لکھنا چاہیئے

عــــ۵ یا عــــ۵ (۹/۵)

## چند مثالیں لغرض ذہن نشین ہونے درج کیجاتی ہیں

پندرہ روپیہ چھ آنہ چھ پائی    ــــ۶ (۶/۶)    یا    ــــ۵ ۰۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| گیارہ روپیہ گیارہ آنہ تین پائی | لعہ ۱۱ر ۳ | یا | لعہ ۱۱ر |
| چوراسی روپیہ تیرہ آنہ تین پائی = | للعہ ۱۳ر ۳ | یا | للعہ ۱۳ر |
| دوسو پچاس روپیہ چار آنہ ۹ پائی = | مالعہ ر ۹ | یا | مالعہ ر |
| چارسو ترانوے روپیہ دو آنہ چھ پائی = | امابعہ ۲ر ۶ | یا | امابعہ ۲ر |

# گز اور گرہ

گزاور گرہ کی تعداد بھی رقم مین ہی تحریر کیجاتی ہے البتہ گز کی تمیز کے لئے رقم کیساتھ (درعہ) اور گرہ کی تمیز کے لئے ہندسہ کے ساتھ (+) یہ نشان بنادیتے ہیں جیسے۔

للعہ درعہ      سے درعہ

۵ +      ۴ +

# بیگہ - بسوہ - وغیرہ

بیگہ۔ بسوہ۔ بسوانسی وغیرہ کی تعداد بھی رقم مین ظاہر کی جاتی ہے مگر بیگہ کے لئے آخرین (سہ) موڑنے کے بجائے (گہ) علامت بیگھہ بناتے ہیں۔ بسوہ بسوانسی وغیرہ کی تعداد ہندسہ کے بعد لفظ بسوہ۔ بسوانسی۔ لکھدیتے ہیں جیسے۔

عسگہ      دعگہ
۶ بسوہ      ۳ بسوہ

اکائی کی تعداد تک بیگھہ اس طرح لکھتے ہین

# جدید طریقہ خطوط نویسی

خط کو مکتوب اور لکھنے والے کو کاتب اور جس کو خط لکھا جائے اوسے مکتوب الیہ کہتے ہیں۔ خط کے شروع میں جو عبارت مثلاً میرے قبلہ و کعبہ۔ پیارے رحم دل۔ برادر عزیز وغیرہ مکتوب الیہ کا رتبہ یا درجہ ظاہر کرنے کو لکھے جاتے ہیں القاب اور اسکے بعد جو الفاظ مثلاً آداب عرض ہے۔ تسلیم۔ دعا۔ لکھتے ہیں اس کو آداب کہتے ہیں۔

## ہدایات ضروری

(۱) جس وقت خط لکھنے بیٹھو تو سب سے پہلے کاغذ یا کارڈ (جس پر خط لکھنا ہو) کی داہنی سر پر سب سے اوپر اس مقام کا نام جہاں سے تم خط لکھ رہے ہو اور بائیں سر پر تاریخ تحریر ماہ و سنہ لکھو جیسے

الہ آباد ۲۰ جون ۱۹۳۲ء

(۲) مکتوب الیہ کے درجہ یا رشتہ کے مطابق مختصر القاب و آداب لکھو۔

(۳) القاب و آداب لکھنے کے بعد جو کچھ تمہیں مضامین لکھنا ہوں وہ نہایت مختصر عام فہم اور جامع عبارت میں لکھو یہی خطوط نویسی کا اصلی جوہر ہے مضمون کے الفاظ اور عبارت کو طول نہ ہو۔

(۴) اس بات کا خاص لحاظ رکھو کہ تمام عبارت مکتوب الیہ کے درجہ کے مطابق ہو ایسا نہ ہو کہ کہیں الفاظ ایسے ہوں جو بڑوں کو لکھتے ہیں اور کہیں ایسے جو چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔

(۵) اگر ایک خط میں کئی باتیں لکھنی ہوں تو ایک ایک نمبر ڈال کر لکھو تاکہ ہر بات سمجھ میں آ جائے

(۶) اگر کسی خط کے جواب میں خط لکھنا ہو تو آئے ہوئے خط کو سامنے رکھ کر لکھو تاکہ کوئی بات جواب لکھنے سے نہ رہ جائے۔ خط کے خاتمہ پر اپنا نام لکھو۔

(۷) اس بات کا خیال رکھو کہ خط میں کانٹ چھانٹ نہ ہو اور خوشخط لکھا جائے۔ خوشنویسی ایک ایسا آلہ ہے جو ہر ایک کو خواہ مخواہ اپنی جانب مائل کر لیتا ہے۔

# باب دوم

## نقشہ القاب و آداب

### بڑوں کو

| نام رشتہ | القاب | آداب |
| --- | --- | --- |
| باپ کو | جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلہم | آداب کے بعد عرض یہ ہے |
| دادا یا نانا کو | قبلہ کونین و کعبہ دارین حضرت دام مجدہم | " " |
| چچا، تایا، ماموں یا خالو کو | معظمی و مکرمی جناب چچا صاحب یا تایا صاحب یا ماموں صاحب یا خالو صاحب مدظلہ | " " |
| بڑی بھابی یا بڑی سالی یا بڑی پھوپھی کو | بڑی آپا بلکہ بہن سلمہا۔ الغرض مکرمہ سلامت | " " |
| استاد، ماسٹر، پیر | منبع کمالات جامع فنون حضرت جناب مولوی صاحب | " " |

| نام رشتہ | القاب | آداب |
| --- | --- | --- |
| گرو کو ۔ | ماسٹر صاحب مد فیضکم ۔ پیر و مرشد ضمیر الصلاح شعار مد فیضہ | " " |
| پنڈت جی کو | جناب پنڈت جی صاحب قبلہ دام فیضکم | " " |
| آقا کو | خداوند نعمت سلامت | تمہاری خیرخواہ کا سلام قبول فرمائیے |
| کسی اعلیٰ درجے کے آدمی کو | مخدوم بندہ ۔ جناب والا | تسلیم ۔ مزاج شریف |
| ماں ۔ ساس ۔ تائی چچی ۔ ممانی ۔ پھوپی ۔ خالہ وغیرہ کو | مخدومہ مکرمہ جنابہ صاحبہ دام مد ظلہا | بعد تسلیم ہم عرض پرداز ہوتی ہے |
| بڑی بہن یا سالی کو | جنابہ ہمشیرہ صاحبہ دام محبتکم | بعد آداب کے عرض پرداز ہوں |
| | **برابر والوں کو** | |
| بھائی سالے یا ساڑھو کو | بھائی صاحب | تسلیم |
| دوست کو | میرے پیارے دوست ۔ مکرم بندہ مشفق من ۔ شفیق بندہ | تسلیم |
| بہن یا سالی کو | ہمشیرہ صاحبہ ۔ پیاری عزیز بہن | تسلیم |
| خاوند کو | میرے سرتاج میرے مالک | خدا آپ کو زندگی و سلامتی دے |
| بیوی کو | محترمہ سلامت رہو | اشتیاق ملاقات آپ کو معلوم ہے |

# چھوٹوں کو

| نام رشتہ | القاب | آداب |
| --- | --- | --- |
| بیٹے کو | نورِ چشم من سلمہ | دعائے ترقی عمر و مدام الدعا معلوم ہو |
| ″ | برخوردار من سلمہ | دعائے الدعا |
| پوتے نواسے بھتیجے بھانجے کو | میرے نورِ چشم نورِ نظر لختِ جگر | الدعا و الدعا معلوم ہو |
| چھوٹے بھائی کو | عزیز از جان من سلمہ | بعد دعائے درازی عمر معلوم ہو |
| بیٹی۔ پوتی۔ نواسی | نورِ چشم سلمہا۔ پیاری بیٹی | خوش رہو۔ جیتی رہو |
| بھانجی۔ بھتیجی وغیرہ کو | | |
| چھوٹی بہن یا چھوٹی سالی کو | ہمشیرہ عزیزہ سلمہا | خدا تم کو خوش رکھے |

# بڑوں کے نام خطوط

## (۱) باپ کو

لکھنؤ     ۱۷ مئی ۱۹۳۷ء

جناب قبلہ والد صاحب دام ظلکم۔ آداب بجا لاتا ہوں۔ بعد عرض ہے کہ الحمد

امتحان کا نتیجہ سنا دیا گیا میں اپنی جماعت میں اوّل نمبر پاس ہوا۔ یہ سب آپ ہی کی دعاؤں کا اثر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے کل روانہ ہونگا۔ اور ایک روز آگرہ میں خواجہ بشیر صاحب کے یہاں قیام کرتا ہوا ۲۸ تاریخ کو کسی وقت حاضر ہونگا۔

جناب والدہ صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ بہن بھائیوں کو دعا پیار

آپکا فرمانبردار بیٹا۔ سید آقا حسن

(۲) دادا جان کے نام

جونپور — جنوری ۱۹۳۷ء

قبلہ محترم و معظم جناب دادا صاحب دام ظلکم ۔ آداب بجا لا کر گزارش پرداز ہوں والا نامہ عالی صادر ہوا باعث مسرت و عزت افزائی ہوا جو آپ نے گزارشات کی ہیں۔

(۱) آپکے سلسلہ علالت سے میں اور تمام عزیز متفکر ہیں پروردگار عالم جلد آپ کو شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) موہن لال اہیر جو والد صاحب کے گھر سے الگ نسبت والد صاحب کی رائے ہے کہ ان سے ایک دفعہ اور کہلا دیا جائے کہ وہ روپیہ دیدیں تو بہتر ورنہ پھر انکار کرا دیا جائے

(۳) میری رخصت کی درخواست دیدی ہے منظور ہو جانے پر حاضر ہونگا۔ سب کو علیٰ قدر مراتب سلام و دعا۔ بہنوں بھائیوں کو دعا

آپکا فرمانبردار۔ زین العابدین

## (۳) نانا کو

فتحپور سیکری آگرہ
۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

قبلہ و کعبہ جناب نانا صاحب دام ظلہم - آداب کے بعد عرض ہے کہ جناب کی دعا سے میں نہم میں پاس ہو کر اس سال دسویں میں آگیا ہوں۔ لہذا خاکسار کے واسطے کتب جو اس درجہ کے لئے منظور ہیں جلد از جلد خرید فرما کر مرحمت فرما دیجئے تاکہ ان کے پڑھنے کی کوشش و محنت کر سکوں۔ فقط

آپ کا نواسہ لام رشاد

## (۴) چچا کو

بلگرام
۲۲ جون ۱۹۳۷ء

مخدوم و مکرم جناب چچا صاحب آداب کے بعد عرض کرتا ہوں کہ آج الہ آباد سے بی۔ اے کا نتیجہ آگیا۔ اس میں یہ دیکھ کر آپ اول درجہ میں پاس ہوئے ہیں سب کو بیحد مسرت ہوئی۔ سب کی طرف سے ہدیہ مبارکباد قبول فرمائیے اور مٹھائی بھیج دیجئے۔ دادا صاحب اور پھوپی صاحبہ کی خدمت میں آداب پہنچے۔

آپ کا بھتیجا حضور احمد

—

اور ہر وقت اس خالق اکبر کی درگاہ میں دعا کرتی ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اتنی
ہمت دے کہ میں بھی میاں کی طرح اپنی طاقت سے محنت کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتی۔ غرض یہ ہے کہ سارا وقت
اسی میں لگا رہتا ہے۔ نہ خوشی کی پروا نہ غم کا خیال۔ اس سے بڑھ کر خوشی ہے۔ آپ سب دعا
فرمائیے کہ میری محنت ٹھکانے لگے فقط زیادہ آداب۔

خادمہ علی خاتون بنت ہدایت حسین درجہ دہم

## بڑے بھائی کے نام

کرنال — ۱۷ فروری سنہ ۳۲ء

برادر مکرم و معظم زید مکرمت

السلام علیکم و نیاز۔ جس روز سے جناب والد صاحب تشریف لے گئے ہیں کوئی والا نامہ صادر نہیں ہوا۔ سب گھر والوں
کو بہت فکر ہے۔ حال معلوم ہو کہ جناب مخدومہ والدہ صاحبہ کی طبیعت کا حال کیا تحریر کروں۔
آج ایک ہفتہ ہوا۔ اس لحاظ سے کھانا تک نہیں کھایا ہے۔ طبیعت گھبرا گئی۔ ہیضہ ہر
چہار جانب پھیلا ہوا ہے۔ موت کا بازار گرم ہے۔ پورا شہر قریب قریب خالی ہو گیا ہے
اور روزانہ خالی ہوتا چلا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس عریضہ کے پہنچتے ہی اپنی خیریت
سے جلد اطلاع فرمائیں گے۔ جناب بھائی صاحب آپ کو بہت بہت دعا کہتی ہیں۔ فقط

آپ کی خادمہ عنایت حسین عفی عنہ

# بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو

## بیٹے کو

الہ آباد — ۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

نور چشم سلمہ - دعا - تمہارا خط مجھکو ملا - پڑھکر سخت افسوس ہوا
تمہاری تندرستی کی خرابی کا سبب معلوم نہیں ہوتا آخر کیا ہے - رات دن کتابوں کا کیڑا
ہونے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا - کھیل کے وقت شریک ہوا کرو - ورزش کا شغل
روزانہ رکھو - فٹبال وغیرہ میں پوری پوری دلچسپی لو جس سے کھانا معقول طور پر
ہضم ہو جایا کرے اور علاج کرنے کا ایک علاج ورزش ہے تم نے پڑھا ضرور ہو گا
لیکن ابھی اس پر عمل نہیں کیا - تاکہ معلوم ہو جاوے سونے کے وقت تم مٹھی بھر سونف
ضرور پیو گے اور صبح اٹھکر صبح کو پاخانہ صاف ہو جایا کرے کیونکہ تندرستی کا قیام ہر ایک
تعجب ہے اگر تندرستی اچھی نہیں ہے تو انسان کسی کام کا نہیں ہے ایک شعر کہا ہے

تنگدستی اگر نہ ہو سالک
تندرستی ہزار نعمت ہے

فقط والسلام

دعاگو غضنفر حسین

## بھتیجے کو

دہرہ دون
۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء

نور نظر سلمہ دعا۔ الحمد تمہارا خط ملا۔ اسکو پڑھکر اور تمہاری قابلیت معلوم کرکے بیحد مسرت ہوئی۔ شاباش بیٹے شاباش! اسی طرح میری نصیحت پر خوب عمل کیا۔ ہونہار اور صالح ذہین لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ تم کو جلد از جلد بام ترقی پر پہنچا دے اور ایک دن میں اپنی زندگی کے زمانہ میں تم کو اعلیٰ عہدے پر دیکھوں۔ زیادہ بجز دعا کے اور کیا تحریر کروں۔ فقط دعا۔

تمہارا دادا۔ سجاد حسین

## نواسے کو

آگرہ
۲ اگست ۱۹۳۷ء

نور چشم سلمہ دعائیں لو۔ چند وسائل سے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ فیروزآباد میں ہیضہ سخت جاری ہے۔ روزانہ ۱۵-۱۵ بیس بیس آدمی فنا ہو رہے ہیں۔ لہٰذا تم دیکھتے ہی خط ہذا کے درخواست رخصت دیکر میرے پاس چلے آؤ۔ اگر زندگی رہی تو بہت پڑھ لکھ جاؤ گے۔ بہت ممکن ہے کہ اسکول بھی بند ہو گیا ہو لیکن اگر ایسی صورت ہو تو سبحان اللہ پھر درخواست وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ فقط زیادہ دعا۔

تمہارا نانا ناظم حسین

## چھوٹے بھائی کو

بریلی ۳ نومبر ۱۹۳۷ء

برادر عزیز سلمہ دعا۔ بموجب تمہاری تحریر میں بریلی پہونچا وہاں خان صاحب کلکٹر بہادر سے ملا جناب نے نہایت تسلی آمیز جواب مرحمت اور فرمایا اب آپ نے کیوں تکلیف کی مجھکو خود خیال تھا۔ آخر میں طے فرمایا کہ میں دو چار روز میں ان کے واسطے تعینات کا مقام تجویز کروں گا۔ جہاں تک ہو گا ان کو وہ مقام پر بھیجو نگا۔ آپ مطمئن رہیں غرضکہ جب صاحب موصوف نے مجھکو ہر طرح پر مطمئن کر دیا۔ تو وہاں سے واپس آیا۔ اطلاعاً تمکو تحریر کرتا ہوں

زیادہ دعا      تمہارا بھائی آل رضا

## چھوٹی بہن کو

بدایوں ۵ جولائی ۱۹۳۷ء

ہمشیرہ عزیز سلمہا اللہ تعالیٰ دعا۔ تم نے مجھ سے چلتے وقت وعدہ کیا تھا کہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے پاس بدایوں سے پہونچونگی مگر افسوس ہے کہ تم تحریر کرتی ہو نہ چلی آتی ہو۔ جناب والدہ صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ بہت انتظار کرتی ہیں کیونکہ کیا سبب ہے تم اتنا وعدہ کر کے آئیں اگر تم آجاؤ گی تو سب لوگ بھی بنئی ہیں لیکن غرض

# خطوط برابر والوں کے نام

(۱)

پیلی بھیت — ۲/ اگست ۱۹۳۷ء

مہربانم — سلام و شوق — شفقت نامہ نے ورود فرمایا جس کا شکر گزار ہوں۔ نور چشم سلمہٗ کے متعلق میری کیا تجویز ہو سکتی ہے۔ آپ بہتر رائے قائم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ دقت سے طرز عمل کو دیکھ کر نتیجہ صحیح صحیح نکال سکتے ہیں۔ تجارتی کام واقعی بہتر کام ہے۔ ہر وقت پیسہ آدمی کے پاس موجود رہتا ہے اور ہاتھ میں بھی رہتا ہے۔ ملکی ہونے کے لئے اس دستکاری عجیب و غریب چیز ہے۔ اگر نور چشم کی طبیعت اس طرف مائل نہ ہو تو جو کام آپ چاہیں تجویز کر سکتے ہیں اور اسی طرف ان کی توجہ فرمائیں۔ بقیہ گفتگو بروقت ملاقات انشاء اللہ یاد کیجئے فقط والسلام

نیاز کیش سید عبدالمجید

(۲)

بہانل — ۲۷ جون ۱۹۳۷ء

عنایت کرم فرمائے بزرگ سید صاحب۔ سلام و شوق و اشتیاق ملاقات۔ مزاج مبارک۔ آپ کے احسانات اور عنایات کا میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ یہ آپ کی سچی محبت کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں ایسے افراد بہت کم ہوتے ہیں جو کسی کی مصیبت کے وقت میں ساتھ دیں اور کریم النفس ہوں اور دل میں شفقت رکھ کر

# شوہر کی طرف سے بیوی

میرٹھ — ۴ جولائی ۱۹۳۷ء

عصمت مآب — سلام علیکم — اشتیاق ملاقات حد سے زیادہ واضح ہو کہ حسب تحریر تمہاری مبلغ بیس روپیہ بغرض اخراجات خانگی روانہ ہیں حالات خیریت و رسید مبلغ سے مطلع کرو آئندہ ماہ میں برسات شروع ہو گی مرمت وغیرہ کے واسطے اور خرچ روانہ کرونگا۔ حتی الامکان بچوں کے مکان کی مرمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھنا اپنے اسباب کی حفاظت میں تساہل و تغافل سے کام لیا جائیگا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خود کو سخت تکلیف ہو گی اور مال ضائع ہو جائیگا کسی خرچ کی ضرورت ہو تو فوراً لکھنا میں لے کر بھیجدونگا بچوں کی تعلیم کی طرف سے غفلت نہ کرنا اگر ممکن ہوا تو میں دسہرے کی تعطیل میں آؤنگا فقط

راقم سید بشیر الحسن

## بیوی کی طرف سے شوہر کو

جونپور — ۵ اگست ۱۹۳۷ء

مخدومی دام ظلکم العالی — بعد تمنائے حصول ملاقات و اشتیاق واضح ہو کہ میں بخیریت ہوں آپکی خیر و عافیت خواہاں ہوں۔ زمانہ عید الفطر عنقریب ہے آپ نے قبل عید تشریف لانے کی بابت تحریر فرمایا تھا لہذا حسب تحریر ضرور عید میں تشریف لائیے

اور کم از کم ایک تھان گلبدن لے اور کچھ عمدہ کپڑا ایرانی عورتوں کے بٹوے و یک جفت پاپوش ضرور ہمراہ لائیگا لکم جناب عیدین میں تشریف لاوینگے تو مجھکو بیحد ملال ہوگا فقط زیادہ شوق ملاقات

عرضیہ اشتیاق النساء

## حکیم کے نام

جون پور

۴ ستمبر ۱۹۳۷ء

ارسطوئے زمن جناب حکیم صاحب قبلہ زاد عنایتکم

تسلیم۔ مزاج شریف۔ نورچشم الطاف حسین کے لئے جو نسخہ جناب نے تجویز فرمایا تھا وہ روزانہ دیا جاتا ہے لیکن مرض میں سر مو تفاوت نہیں ہے بلکہ ضعف اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں مریض کو تیسرے روز دیکھ لیا کرونگا چنانچہ حسب الحکم جناب سواری کے لئے تیسرے روز سے برابر جا رہی ہے اور برابر خالی واپس آتی ہے سخت پریشانی ہے کیا کیا جائے مجبوراً یہ خط رفیق صاحب ملازم کے بدست بھیجا جاتا ہے امید ہے کہ جناب اس کے ہمراہ تشریف لاوینگے والسلام۔ خادم ازلی۔ سید فرزند علی

## میر صاحب یا سید صاحب کے نام

غازی آباد

۴ نومبر ۳۵ء

مکرم و معظم نیازمندان جناب میر صاحب زاد لطفہ۔ تسلیم۔ مزاج شریف۔ مخدوما جناب

دو ہفتے ہوئے ابتک کوئی خط نہیں آیا روزانہ انتظار میں گذرتا مگر آج خدا
خدا کرکے پوسٹمین نے خط لایا کھولکر پڑھا تو دلکو اسقدر مسرت ہوئی کہ اسکا حال جو تحریر میں
لانا مشکل ہے۔ مقدمہ میں کامیابی کا ہونا الحمدللہ باعث ہو گیا یہ آپکی کوشش اور
دعا کا باعث ہے جناب مولوی صاحب قبلہ کو بھی یہ خوشخبری سنا دیجئے گا باقی یہاں ہر طرح خیریت ہے

فقط والسلام

نیازمند۔ عبدالحسین

## خطوط ملازمین کے نام

### ضلعدار کو

مراد آباد

۴ر جولائی ۳۶ء

مکرمی منشی رحمت بیگ صاحب۔ تسلیم۔ آپنے اسوقت تک نہ تو
گاؤں سے غلہ روانہ کیا اور نہ روپیہ اس غیر معمولی تاخیر کا سبب کچھ
سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اسلئے تم کو لازم ہے کہ فی الفور غلہ اور روپیہ روانہ
اور جملہ حالات سے بوالپسی مطلع کرو۔

راقم شہنشاہ حسین

### خدمتگار کو

حیدرآباد

۶ر جولائی ۳۶ء

میاں الٰہی بخش۔ تم اسوقت تک کام پر نہیں آئے حالانکہ ہر وقت

روانگی تاکید کردی گئی تھی اس لئے ایک ہفتہ سے زائد نہ رخصت ملی میں نے از تاریخ ماہ حال کو قصد الہ آباد جاؤنگا اور تمکو میرے ہمراہ چلنا ہوگا۔ السلام فی الفور تمکو اس تین عدد میرے پاس پہونچا دینا اس میں توقف نہ ہو ورنہ تم خود جوابدہ ہوگے

# باب سویم

## شادی کے خطوط

### (۱) رقعہ تقریب شرکت دعوت ولیمہ

مخدوم بندہ تسلیم

تقریب شادی خانہ آبادی برخوردار سید آغا حسین سلمہٗ جناب کی الطاف کریمانہ سے متوقع ہوں کہ بتاریخ ۲۲ دسمبر ۳۶ء بوقت نو بجے صبح شرکت دعوت ولیمہ سے مجھے ممنون فرمائیں گے۔ فقط والسلام

نیاز مند سید توکل حسین بنگلہ ام ضلع گونڈہ

### (۲) رقعہ شرکت رسومات شادی

مکرم تسلیم۔ خدا کے فضل و کرم سے برخوردار نور الابصار سید اظہر حسین سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی بتاریخ ۱۵ ستمبر ۳۵ء قرار پائی ہے بارات بر مکان جناب سید ضیاء الحسین صاحب جج رئیس قصبہ سانڈی کے جائیگی چونکہ شادی زیب و زینت عزیزوں کی شرکت سے ہوتی ہے لہذا مستدعی ہوں کہ مع عزیزان کے ہمراہ بارات میں تشریف لا کر شرکت فرما کے بندہ کو ممنون فرمائیں گے۔

نیاز کیش۔ سید اکبر حسین۔

## (۳) رقعہ دعوت تقریب تولد فرزند

مکرم بندہ - تسلیم - میرے واسطے مسرت کا باعث ہوگا اگر آنجناب والا از راہِ کرم آج شام کو غریب خانہ پر تشریف لاکر تقریب تولد فرزند ماحضر تناول فرمائیے گا۔ فقط

الراقم خالق حیات حسین نہٹور منزل بلگرام

## کاروباری خط و کتابت

(۱) کسی دکاندار سے کوئی چیز منگانے یا کسی حساب و کتاب کی بابت جو خط و کتابت کی جاتی ہے اسے کاروباری خط و کتابت کہتے ہیں۔

(۲) کسی چیز کے منگانے کے لئے دکاندار کو جو خط لکھتے ہیں اسے آرڈر یا فرمائش کہتے ہیں۔

(۳) دکانداروں کو یہ القاب و آداب لکھتے ہیں جو کاروبار والوں کو لکھا کرتے ہیں۔

۱ جناب من - تسلیم ۲ مہربان من - تسلیم ۳ محترم بندہ - تسلیم

## نمونے کے خطوط

### کسی سوداگر کے نام

دریاکیولی پٹی ڈاکخانہ العلماء پور ضلع آگرہ

۱۲ اگست ۱۹۳۷ء

جناب من - تسلیم - مہربانی فرما کر حسب ذیل کتب بذریعہ ڈاکخانہ بصیغہ وی پی

پارسل سے بھیج کر مشکور فرمائیے۔ عین نوازش ہوگی۔

لف ارم حصہ چہارم یک جلد

جغرافیہ ہندوستان مصنفہ بابو آتما رام صاحب یک جلد

خط شکست مرتبہ سید توکل حسین یک جلد

نیاز کیش۔ امداد حسین جالبی متعلم درجہ ہفتم

## کسی اخبار کے منیجر کے نام

اسلامیہ اسکول اعتماد پور
۱۰ ؍ اگست ۱۹۳۷ء

محترمی تسلیم۔ مہربانی فرما کر اخبار "غنچہ" ایک سال کے واسطے میرے نام جاری فرما دیجئے اور چندہ بذریعہ وی۔ پی وصول فرمائیے۔

نیاز مند محمد عثمان خان طالب العلم درجہ چہارم

## فرمائش آرڈر

اعظم گڈھ
۲۲ ؍ جولائی سنہ ۳۷ء

جناب منیجر صاحب سیرل لکھنؤ

تسلیم۔ حسب ذیل سامان مطابق آرڈر منسلکہ براہ مہربانی بہت جلد بذریعہ مال گاڑی روانہ فرما کر ممنون فرمائیے۔ پیکنگ کا لحاظ رکھا جائے۔

پیشتر بلگنگ بھیڑ صاحب عرب شاہ غلاب ہو گیا تھا جسکی اسی وقت آپکو ذریعہ کارڈ نمبری 876 مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۶ء اطلاع دیجا چکی ہے امید کہ ایسی صورت دوبارہ پیش نہ آئیگی فقط

تفصیل مال مطلوبہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| کاغذ سپیرئیر سفید | 20×26 | 20 پونڈ | ۱۰۰ رم |
| کاغذ فلس کیپ پر بی چھاپہ | | 6 پونڈ | ۱۰۰ رم |
| " | " | 8 " | ۱۰۰ رم |
| کاغذ البری | 22×10 = 10 " | | ۵۰ رم |
| کاغذ بادامی | 22×18 = 24 " | | ۱۰۰ رم |

راقم ظہور الحسنی

منیجر ظہور پرنٹنگ پریس چوک بازار اعظم گڈھ

**جواب آرڈر**

لکھنؤ ۲۸ جولائی ۱۹۳۷ء

جناب منیجر صاحب ظہور پرنٹنگ پریس اعظم گڈھ زاد لطفہ

تسلیم۔ حسب الحکم آنجناب مال پیکنگ کرکے نہایت احتیاط سے ...

بوتل کلاں ایک روپیہ — شرح فی درجن — بوتل کلاں آٹھ آنہ — شرح فی درجن

محصول ڈاک — ۱۲ آنہ — تمام ہندوستان — ۴ آنہ

ٹوٹ پھوٹ — للعہ — بابت شاہ سفید — ۳ آنہ

سیاہی والا — عہ

## ملک الموت واپس ہیضہ کے بیماروں کی جان بچ گئی

ہمارا تیار کردہ عرق ہیضہ کے بیماروں کے واسطے تریاق ہے صرف ایک بوند پیتے ہی بجلی کا سا کام کرتا ہے فوراً جسم میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے نبض پر آ جاتی لگتی ہے۔ غرض یہ ہے اس کے استعمال سے اکثر جانیں بچ گئی ہیں اور چاروں طرف سے بیحد مانگ اس کے لئے آ رہی ہے فوراً ایک شیشی جس کی قیمت بمقابلہ جان کے کیا ہو سکتی ہے برائے نام رکھی گئی ہے جس کا کم از کم ایک شیشی مریضوں کے لئے کافی ہو گی۔ خود فائدہ اٹھائیے اور اپنے اہل وطن کو دیجئے۔ یہ لوگ اس مہلک مرض ہیضہ سے بچائیے فقط

مینیجر
حفاظت خانہ کمپنی ۔ بلگرام ضلع ہردوئی
(اودھ)

# عرضیاں

## عرضی برائے معافی فیس

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مڈل اسکول اعتماد پور دام اقبالہ

غریب پرور سلامت

جناب عالی گذارش احوال فدوی نہایت غریب شخص ہے
میری والدہ صرف دس روپیہ ماہوار تحصیل ہذا سے پنشن پاتی ہیں میرا کنبہ کثیر
شخص کھانے والے ہیں کسی طرح پر گذارہ نہیں ہو سکتا ہے سخت دقت ہے بدیں وجہ اگر
خالصاً للہ فیس معاف فرمائی جاوے تو عین مہربانی متصور ہوگی واجب عرض کیا گیا

زیادہ حد ادب

عرضی
تمیز الدین خاں طالب علم درجہ ہفتم ارقام

### تصدیق

جناب عالی تصدیق کی جاتی ہے کہ واقعی تحریر الہ دین طالب علم صحیح درست ہے یہ
شخص نہایت غریب ہے اگر اس کی فیس معاف ہو جاوے تو خالی از ثواب نہ ہوگا

نیاز علی خان نائب مدرس مدرسہ مڈل برنی

## درخواست برائے رخصت

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مڈل اسکول بلگرام دام اقبالہ

جناب عالی گذارش احوال یہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی کی شادی ہے اور بارات تاریخ تیسری

ڈاکخانہ کا یہ طریقہ اب تک رواج ہے اور اس طرح پتہ لکھے ہوئے خطوط تقسیم کرنے میں
ڈاک کو بہت دقت ہوتی ہے پتہ لکھنے کا نیا طریقہ یہ ہے
پہلی سطر میں مکتوب الیہ کا نام اور دوسری میں مقام و ڈاکخانہ ضلع وغیرہ لکھنا
چاہیئے اس کے متعلق جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم صوبہ متحدہ نے بذریعہ
مراسلہ نمبر محکمہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۲۰ء خاص طور سے ہدایت جاری کی ہے مدرسین کو لازم ہے
اس طرح پتہ لکھنے کا قاعدہ خاص طور پر طلباء کے ذہن نشین کرائیں تاکہ دقت کم ہو جائے

## "نمونہ پتہ لکھنے کا"

پوسٹ کارڈ

| | |
|---|---|
| حال لکھنے کی جگہ بجانب چپ | ش ر<br>بخدمت جناب مولوی محمد حنیف صاحب زاد مجدہ<br>نائب مدرس مدرسہ اسلامیہ العثمانیہ پور<br>اکبر |

جوابی پوسٹ کارڈ

| | |
|---|---|
| | ش ر<br>عزیز از جان سید محمد علی سلمہ اللہ تعالیٰ<br>محلہ ... قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی |

نمونہ رجسٹری لفافہ کا

| |
|---|
| ش ر ۳<br>بخدمت شریف جناب تحصیلدار صاحب بہادر دام اقبالہ<br>تحصیل سندیلہ - ہردوئی |

رجسٹری فیس تین آنہ (۳) ہوتی ہے خواہ وہ لفافہ پر ہو یا پوسٹ کارڈ پر علاوہ اس کے اگر

پوسٹ کارڈ یا لفافہ معمولی طور پر کسی ٹکٹ کے ساتھ روانہ کیا جاوے تو احتیاط کے واسطے یہ بھی کہا جاتا ہے

کہ ایک علیحدہ سادہ کاغذ پر مکتوب الیہ کا پتہ لکھ کر جیسا کہ کارڈ یا لفافہ پر ہے اور

اس پر ٹکٹ لگا کر پوسٹ ماسٹر صاحب کو پیش کرتے ہیں وہ اپنی ڈاک کی مہر اس پتہ پر

لگا کر دیدیتے ہیں جس سے یہ مطلب ہے کہ اس پتہ کے مطابق لفافہ یا کارڈ ڈاکخانہ میں چھوڑا گیا ہے

## باب چہارم

## کاغذات پٹواری

یاد رکھنا چاہئیے! کہ بموجب جدید قانون قبضہ اراضی ایکٹ ۱۹۲۶ء کے قانونی اصطلاح

میں جو زمین کاشت کی غرض سے استعمال کی جاتی ہے اسے آراضی اور اس کے مالک کو زمیندار

اور جس شخص کو زمیندار اراضی کاشت کے لئے دیدے اسے **کاشتکار** کہتے ہیں۔ زمین کو کاشت

کرنے کے عوض میں جو روپیہ کاشتکار زمیندار کو ادا کرتا ہے وہ **لگان** اور جو زمیندار گورنمنٹ

کو دیتا ہے وہ **مالگذاری** کہلاتا ہے جو اراضی زمیندار اپنے ملازموں کے ذریعہ خود کاشت

کراتا ہے وہ **سیر یا خود کاشت** کہلاتا ہے گاؤں کے جس حصہ کے کے کاغذات علیحدہ

مرتب کئے جائیں اور مالگذاری کی ادائیگی کا اقرار نامہ بھی علیحدہ لکھا جائے **محال** کہتے ہیں

گاؤں کے اس حصہ کو جس کو گورنمنٹ اس غرض سے مقرر کرتی ہے اور وہ دوسرے حصہ داروں سے

مالگذاری کا روپیہ وصول کر کے خزانہ میں داخل کرے نمبردار کہلاتا ہے۔ ایک کاشتکار جتنے کھیت کاشت کرتا ہے وہ سب اس کی جوت کہلاتے ہیں۔ سرکار کی طرف سے ہر گاؤں میں ایک اہلکار مقرر ہوتا ہے جو گاؤں کے اراضیات کا حساب رکھتا ہے اسی اہلکار کو پٹواری کہتے ہیں۔

## تفصیل کاغذات پٹواری

پٹواری کے کاغذات جن کا روز مرہ کے زمینداران اور کاشتکاران کو کام پڑتا ہے حسب ذیل ہیں۔ آرڈر ایک دوامی رجسٹر پچاس صفحہ کا ہوتا ہے جس میں پٹواری تمام احکامات وہدایات متعلقہ قواعد کار روائی یا قواعد دوامی جو اس کو رجسٹرار قانونگو سے ملتے ہیں درج کرتا ہے۔

**روزنامچہ**:۔ فارم (پ) ۲ ایک سو صفحہ کا رجسٹر ہوتا ہے جس میں پٹواری روزانہ کام کی کیفیت لکھا جاتا ہے یہ ہر سال یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۰ جون کو بند ہوتا ہے اور ۳۱ اگست تک رجسٹرار قانونگو کے دفتر میں داخل کیا جاتا ہے۔

نمونہ شجرہ

۱۱۳ ۱۱۲ ۹۵ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱
۱۱۱ مکانات مندر آبادی ۱۰۳ ۱۰۲
مسجد ۱۰۶ ۱۰۴
۱۱۰/۱ ۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۵

# زراعتی نقشہ جات جو خسرہ کے متعلق تیار کئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں

(۱) **نقشہ جنسوار خریف**:- اس میں باجرہ - جوار - دہان - ارد - اہر - مونگ موٹھ وغیرہ اجناس خوردنی و مونگ پھلی - سن - کپاس وغیرہ اجناس غیر خوردنی آبپاشی اور غیر آبپاشی کا رقبہ درج ہوتا ہے

(۲) **نقشہ جنسوار ربیع**:- اس میں گیہوں - جو - بیجڑ - چنا - مٹر - مسور وغیرہ اجناس خوردنی اور افیون - سرسوں - تمباکو - السی وغیرہ اجناس غیر خوردنی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے۔

(۳) **نقشہ جنسوار زائد**:- اس میں ترکاری اور پھل وغیرہ آبپاشی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے۔

(۴) **نقشہ میلان خسرہ**:- اس نقشہ میں خسرہ کی اندراجات مکمل ہو جانے پر ہر قسم کا رقبہ صفحہ وار میزان دی جاتی ہے اور پھر ان میزانوں کو اس نقشہ میں درج کر کے موضع کی میزانیں تیار کی جاتی ہیں۔

(۵) **فرد دورہ و سرحدہ جات**:- فرد بموجب نقشہ ذیل تیار کر کے پٹواری خسرہ کے ساتھ چسپاں کرتا ہے۔

**نوٹ**:- نقشہ فرد دورہ و سرحدہ جات کا صحیح نمونہ بموجب قانون جدید

قبضہ آراضی ایکٹ ۱۹۲۶ء حسب ذیل ہے

لیکن دیگر کتب جات متعلقہ میں جو نمونہ دیا گیا ہے وہ پرانا اور غلط نمونہ ہے

## صحیح نمونہ نقشہ فرد تودہ و سرحدہ

| نمبر شمار | نام تودہ یا سرحدہ | نمبر ہائے خسرہ جنمیں یا جنکی مینڈ پر تودہ یا سرحدہ واقع ہے | تشریح تودہ یا سرحدہ | سرحدی مواضعات | حالت تودہ یا سرحدہ معہ تاریخ معائنہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ |
| | | | | | | |

## سیاہہ

وہ کاغذ ہے جس میں آمدنی خرچ متعلقہ زمینداری حسب پٹواری درج کرتا ہے اسکے دو حصے ہوتے ہیں حصہ اول ہے (فارم پ) میں کل لگان نقدی و جنسی جو زمیندار کو کاشتکاروں سے بموجب دفعہ ۵۶ قانون مالگذاری واجب الادا ہو اور کل آمدنی سوائے کاشتکاران کے علاوہ کاشتکاران خیر و خود کاشت یا کاشتکاران غیر حقدار قبضہ مستقل یا کاشتکاران معافی دار لگان کے زمیندار کو ادا کرتے ہیں درج کیا جاتا ہے جبکہ لگان جنس میں لیا جاتا ہے تو سیاہہ میں آمدنی کی نقد قیمت بھی ہوگی۔

فارم (۱۱ الف)

# نمونہ کھتونی جمعبندی

| کھتونی | | | | | | | | | | جمعبندی | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | رقبہ | | | لگان | | | | کل مطالبہ مع البقایا | | وصولات | | |
| | | | | | | | نقدی | | جنسی | | | | | | |
| نمبر شمار | نام کاشتکار مع ولدیت و سکونت | مدت کاشت | نمبران خسرہ | بیگھہ دیہی | بیگھہ بندوبستی یا ایکڑ | رقبہ غیر مزروعہ شامل جوت | قانونی مطالبہ | زائد مطالبہ | نقدیت لگان جنسی | لگان دیگر کھاتوں کا مع حوالہ کے | قسط و سنہ | مطالبہ قسطوار | تعداد | تاریخ وصول مع حوالہ رسید | باقی قسط وار |
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ | ۷ | ۸ | ۹ | ۱۰ | ۱۱ | ۱۲ | ۱۳ | ۱۴ | ۱۵ | ۱۶ |
| | | | | | | | | | | | | | | | |

# بہی کھاتہ جنس

یہ رجسٹر جنسی لگان سے متعلق ہے جو فارم (پ ۱۳) پر تیار کیا جاتا ہے اور ہر سال ۳۱ مئی کو ختم کر کے ۱۱ اگست تک رجسٹرار قانون گو کے پاس داخل کر دیا جاتا ہے۔

اس میں ہر ایک گاؤں کی ثبت یا جزو کی ثبت یا جس کا لگان جنس لیا جاتا ہو جنسی لگان کی مقدار درج کیا جاتا ہے خواہ یہ لگان بٹائی یا بطور کنکوت یا کسی اور طریق پر لیا جاتا ہو کنکوت کے وقت پٹواری موقع پر موجود رہتا ہے اور کنکوت کی قیمت کنکوت کرنے والوں کے تخمینہ کے بموجب اسی رجسٹر میں درج کرتا ہے اور کنکوت کرنے والوں کے دستخط کرا لیتا ہے

اسی طرح بٹائی کے وقت بھی موقع پر موجود رہتا ہے اور جو جنس بٹائی ہوتی جاتی ہے اس کا اندراج کرتا رہتا ہے۔

نمونہ بہی کھاتہ جنس

# فارم پ

## نمونہ بہی کھاتہ

| نمبر | خانہ | |
|---|---|---|
| ۱ | نام کھتوک پٹی - مالک | |
| ۲ | نمبر شمار | |
| ۳ | نام کاشتکاران بقید ولدیت و قومیت و سکونت | |
| ۴ | کھیت کا نمبر بموجب خسرہ | |
| ۵ | رقبہ بحساب ایکڑ یا بیگہ | |
| ۶ | نام جنس | |
| ۷ | طریقہ تقسیم یعنی بذریعہ کنکوت یا بٹائی | |
| ۸ | شرح کنکوت | |
| ۹ | وزن کل پیداوار | پیداوار |
| ۱۰ | منہائی بابت سائر یا دیگر اخراجات | |
| ۱۱ | وزن بقایا پیداوار جو تقسیم ہوگا | |
| ۱۲ | شرح حصہ زمیندار بحساب فی من | مقدار جو زمیندار کو ملنی چاہیے بقرار قول |
| ۱۳ | بابت لگان | |
| ۱۴ | بابت ابواب و دیگر اخراجات | |
| ۱۵ | میزان | |
| ۱۶ | شرح فی روپیہ | تخمینی قیمت مقدار مندرجہ خانہ ۱۵ |
| ۱۷ | قیمت | |
| ۱۸ | نمبر اندراج سیاہہ | |
| ۱۹ | کیفیت | |

## کھیوٹ

اس رجسٹر میں ایک محال کے مالکان کے نام درج ہوتے ہیں اور ہر ایک مالک کی ملکیت کا رقبہ اور حقوق تشریح وغیرہ
لکھی جاتی ہے تفصیل کھاتہ اور ان کے نام بھی معہ ان کے ملکیت رقبہ اور حقوق کی تشریح ساتھ
درج کئے جاتے ہیں

ہر ایک محال کے لئے ایک الگ کھیوٹ تیار کی جاتی ہے خواہ وہ محال مالگذاری کا ہو یا کلاً یا جزاً معافی کا
ہو اور اگر کسی محال میں تمام یا زیادہ مواضعات یا حصہ مواضعات [illegible] ہوں تو ہر ایک موضع یا حصہ
کی بابت ایک علیحدہ کھیوٹ تیار کیا جاتا ہے پہلے چار خانوں میں سابقہ کھیوٹ سے [illegible]
کیا جاتا ہے اس میں تمام وہ تبادلے جن کی اطلاع پٹواری کو گزشتہ سالوں میں [illegible]
قانونگو سے ملاحظہ شامل کیا جاتا ہے

جدید کھیوٹ تیار ہونے پر جن تبادلوں کی اطلاع پٹواری کو سال دوران میں ملے اور قانونگو
ملاحظہ کرے وہ خانہ جات (۵) لغایتہ (۷) میں پہلے خانہ جات (۸) لغایتہ (۱۰) میں دوسرے
سال خانہ جات (۱۱) لغایتہ (۱۳) میں تیسرے سال اور خانہ جات (۱۴) لغایتہ (۱۶) میں چوتھے سال
سرخ سیاہی سے لکھے جاتے ہیں اور جن خانوں میں کوئی اندراج نہ ہو گا اس میں سال کا نشان
الف سرخ لکیر کھینچ دی جاتی ہے خانہ جات ۷ و ۱۰ اور ۱۳ و ۱۶ میں صرف ان [illegible] لکھا جاتا ہے
بابت ہم شرکے اندراج کیا جاتا ہے جس میں تبادلہ واقع ہو گا

کھیوٹ میں کوئی تبادلہ بغیر ہدایت صاحب [illegible] قانونگو نہ کیا جاوے گا اور ہر اندراج
تبادلہ پر صاحب [illegible] قانونگو کے دستخط لئے جائیں گے

پیراگراف ۱۵

نمونہ مکمل رجسٹر بموجب دفعہ قانون تحفظ اراضی ایکٹ ۱۳ ۱۹۴۸ء

نام موضع چک سال

| | نمبر |
|---|---|
| نام بھوک و پٹی معہ نام نمبردار | ۱ |
| نمبر شمار حصہ (کھاتہ) | ۲ |
| تعداد حصہ معہ رقبہ و مالگذاری و ابواب | ۳ |
| نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار | ۴ |
| بابت نسل — نام انتقال کرنے والے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے | ۵ |
| بابت نسل — نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخل خارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو | ۶ |
| بابت نسل — ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار | ۷ |
| بابت نسل — نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے | ۸ |
| بابت نسل — نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخل خارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو | ۹ |
| بابت نسل — ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار | ۱۰ |
| بابت نسل — نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے | ۱۱ |
| بابت نسل — نام منتقل الیہ معہ احوال و اخلخارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو | ۱۲ |
| بابت نسل — ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار | ۱۳ |
| بابت نسل — نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے | ۱۴ |
| بابت نسل — نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم و داخل خارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانون گو | ۱۵ |
| بابت نسل — ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار | ۱۶ |
| کیفیت | ۱۷ |

# کھاتہ

چونکہ ایک کاشتکار معہ تمام کھیت جن کو وہ کاشت کرتا ہے عموماً یکجا نہیں ہوتے اور خسرہ میں
تمام کھیتوں کے سلسلہ وار نمبر لکھے جاتے ہیں۔ لہذا اس سے یہ معلوم کرنا کہ فلاں کاشتکار کی جوت
میں کس قدر نمبرات ہیں اور ان کا کس قدر رقبہ ہے بہت دشوار ہے اس لئے ہر کاشتکار کی کل ملکیت
معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کاشتکاروں اور زمینداروں کی خاص طور سے علیحدہ
ایک فہرست تیار کی جاوے جس کو کھاتہ کہتے ہیں۔ بالعموم ایک کاشتکار کے کل نمبر جن کو وہ کاشت کرتا ہے
معہ رقبہ کے ایک جگہ درج کئے جاتے ہیں۔

## نمونہ کھاتہ

| نمبر کھاتہ | نام کاشتکار معہ ولدیت و قومیت و سکونت | نمبر خسرہ | رقبہ | میزان |
|---|---|---|---|---|
| ۸ | درگا ولد کھڑگا قوم اہیر ساکن دیہہ | ۱۴<br>۱۲<br>۱۱۰ | عـ بیگہ<br>للعہ //<br>مال //<br>۶ بسوہ | عـ بیگہ<br>۶ بسوہ |
| ۹ | سردار خان ولد حفیظ خان قوم پٹھان ساکن نگلہ | ۸۲<br>۹۳<br>۱۷۷ | بیگہ<br>۱۲ بسوہ<br>عـ بیگہ<br>۸ بسوہ<br>معہ //<br>۳ بسوہ | عـ بیگہ<br>۳ بسوہ |

# تعریف محال

لفظ محال سے مراد ہر رقبہ اراضی ہے جسکی مالگذاری علیحدہ تشخیص ہوئی ہو اور اسکی بابت کاغذات
حقوق علیحدہ مرتب ہوں بجز ایسے کہ اقرار نامہ ادائی مالگذاری علیحدہ نہ لیا جاوے یا وہ رقبہ اراضی ہے
جسکی مالگذاری معاف کردی گئی ہو یا در صورت معافی ضبط کرلی گئی ہو اور اسکی کاغذات حقوق
علیحدہ مرتب ہوئے ہوں۔

## (۲) محالوں کی اقسام اور ان کی تعریف

(۱) محال زمینداری جسکا ایک ہی مالک ہو۔

(۲) محال بالاشتراک جسمیں چند حصہ داران مالک ہوں اور اسکی اراضی تقسیم نہ ہو۔

(۳) محال پٹی داری مکمل جسکی کل اراضی حصہ داروں میں تقسیم ہو گئی ہو

(۴) محال پٹی داری غیر مکمل جسکی کچھ اراضی تقسیم شدہ ہو اور کچھ شاملات ہو

(۵) محال بھیاچارہ جسکے کل حصہ دار اپنے اپنے اراضیات مقبوضہ میں قابض و مالک ہوں
لیکن محال تقسیم نہ ہو۔

## (۳) نمبردار

نمبردار وہ گروہ حصہ داران ہوتا ہے جس سے بندوبست میں اقرار نامہ ادائی مالگذاری سرکار
لیا جاتا ہے اور سالانہ اسکی ترسیل مالگذاری سرکار کی ذمہ داری رہتی ہے

## (۴) زمیندار

زمیندار وہ شخص ہے جو اپنے حصہ آراضی مقبوضہ پر خود یا بذریعہ کسی یا حفاظت کے مالکانہ قابض ہو یا کاشتکاری لانے سے کاشت کرا دے اور ان سے لگان وصول کرے اور اپنے حصہ آراضی مقبوضہ میں مالکو قسم کا حق یا نزاع انتقال بذریعہ وراثت یا رہن و بیع وغیرہ حاصل ہوں

## (۵) لگان سے مراد

لگان وہ ہے جو کو رعایا بابت آراضی کاشت یا باغ و تالاب و حقوق چراگاہ جنگل مہالی و بابت استعمال پانی بغرض آبپاشی و سنگھاڑا وغیرہ مثلاً آلکر اور کسی حقوق کے بابت نقد یا جنس کے طور پر ادا کرے

## (۶) مالگذاری

مالگذاری وہ روپیہ ہے جو زمیندار الف طرف معین پر خود یا بذریعہ نمبردار سرکار کو ادا کرے

## (۷) لفظ جوت

جوت اس آراضی یا قطعات آراضی کو کہتے ہیں جو الگ ہے پٹہ یا قرار داد کی بنا کسی کے قبضہ میں ہو

## (۸) صراحت لفظ سیر

سیر اس کو کہتے ہیں جو اخیر بندوبست میں بطور سیر درج ہو کر کاشت سے بابر دیتی ہیں ہی درج

چلی آتی ہو یا وہ اراضی جو قبل نفاذ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء بارہ برس تک مالک اراضی نے مزدوروں
یا نوکروں سے مدد لیتے ہوئے کاشت کی آتی رہی ہو یا وہ اراضی جو از روئے رواج دیہہ
بطور خصوصی جوت کسی حصہ دار کو تقسیم کی گئی ہو اور نسبت تقسیم یا انتزاع بابت حصص اراضی کے
اسی طرح عمل میں آتا رہا ہو

## تصریح خود کاشت

خود کاشت وہ اراضی ہے جس کی زمیندار خود معاملت کرے یا کرائے اور وہ کاشت کم از کم بارہ سال ہو

## ٹھیکہ دار

ٹھیکہ دار وہ شخص ہے جو زمیندار کو کسی اراضی کا کچھ معاوضہ دیکر کسی قدر کرایہ کا حق ملکیت حاصل کرے

## معافی دار

معافی دار وہ شخص ہے جو بعوض لگان بذریعہ کسی خدمت یا بطور انعام دی گئی اراضی پر قابض ہو

## کاشتکار یا اسامی

اسامی یا کاشتکار وہ شخص ہے جس نے کاشت زمین کا لگان ادا کیا ہو قابل ادائیگی ہو وہ چھ اقسام
مندرجہ ذیل کے ہوتے ہیں

## تقسیم اقسام کاشتکاران

(۱) کاشتکار حقدار۔ کاشتکار حقدار قبضہ مستقل اس اسامی کو کہتے ہیں جو

(۶) کاشتکار شکمی۔ شکمی کاشتکار وہ ہیں جن کو اراضی کا قبضہ منجانب کسی اصل کاشتکار یا سیر زمیندار
پر بغرض کاشت کے ملا ہو لیکن وہ اسامی کاشتکار بحق دار قبضہ مستقل یا ٹھیکہ دار کا ہو۔
(۷) پٹواری۔ پٹواری گاؤں کے زمینداروں اور کاشتکاروں کے کام کا محاسب ہوتا ہے اور اراضی
کے تمامی کارروائی متعلق کاشت و زمینداری اپنے کاغذات میں درج کرتا ہے۔

# باب پنجم

## کاغذات نہری

کاشتکاری کا اثر سب سے زیادہ ضرور پانی پر ہے اگر زراعت کو حسب ضرورت پانی نہ ملے تو خواہ زمین کیسی ہی زرخیز ہو اور تخم کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا ہو ہرگز خاطر خواہ پھل نہیں مل سکتا چنانچہ اکثر اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وقت پر بارش نہیں ہوتی تو کسانوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے لہٰذا اس امر پر غور کرکے گورنمنٹ عالیہ نے محکمہ نہر قائم کرکے اپنی رعایا پر جو قدر احسان کیا ہے اس کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا۔

اس محکمہ سے متعلق چند ضروری اصطلاحات مع نمونہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں جنکا روزمرہ زمینداروں اور کاشتکاروں کو کام پڑا کرتا ہے یاد رکھنا چاہئے کہ بڑی بڑی دریاؤں سے جو بڑی نہریں نکالی جاتی ہیں انھیں نہر اور نہر سے جو چھوٹی نہریں نکالتے ہیں انھیں راجبہ اور راجبہ سے جو شاخیں نکالتے ہیں انھیں مینر کہتے ہیں راجبوں اور مینروں کی پٹریوں میں ایک ایک فٹ مربع سوراخ یا موری محکمہ نہر کی جانب سے لگائے جاتے ہیں انھیں قلابہ کہتے ہیں اور قلابہ سے جو نالیاں کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے نکالی جاتی ہیں انھیں گول کہتے ہیں۔

محکمہ نہر کا سب سے بڑا افسر چیف انجنیئر اور ضلع کا سب سے بڑا حاکم اکزیکیٹو انجنیئر کہلاتا ہے

# پرچہ نہری

اس فارم میں ہر کاشتکار کی آبپاشی کا حساب حلقہ نہر درج کرتا ہی ہر کاشتکار کو لازم ہے کہ تاریخ مندرجہ اشتہار پر جو منجانب محکمہ نہر جاری کیا جاتا ہی حاضر ہو کر امین نہر سے پرچہ نہری لیوے اور اسکے اندراج کو دیکھ لیوے اور اگر کسی اندراج کی بابتہ کوئی عذر ہو تو پرچہ ملنے کی تاریخ سے بیس یوم کے اندر کسی حاکم نہر کے حضور میں خود حاضر ہو کر یا بذریعہ ڈاک اپنا عذر پیش کرے بعد گذر جانے میعاد مذکورہ الصدر پھر کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔

نمونہ پرچہ نہریہ یہ ہے

پرچہ آبپاشی بابتہ فصل ______ سنہ ۱۳ فصلی کھاتہ نمبر ______ بنام ______ ولد

قوم ______ کاشتکار موضع ______ پرگنہ ______ تاریخ ______ سنہ ۱۹ء کو پرچہ دیا گیا

| نمبر چک | نام کاشتکار اصلی | نمبر کھیت | نام جنس | آراضی آبپاشی شدہ | | شرح | محصول | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | تور | ڈال | | | |
| | | | | | | | | |

دستخط پٹواری

دستخط امین

# فارم نمبر ۸ (ڈی) پیشانی

## جمعبندی آبپاشی

جمعبندی پرچہ جات نہری سے سال وار تیار کی جاتی ہے پٹرول نہر اسکو مکمل کر کے فصل خریف میں آخر ستمبر تک اور فصل ربیع میں آخر مارچ تک ضلعدار نہر کے دفتر میں بھیجتا ہے نمونہ یہ ہے

جمعبندی آبپاشی موضع     محال و پرگنہ     ضلع     بابتہ فصل سنہ ۱۳ فصلی مطابق سنہ ۱۹ء ڈویژن نہر گنگ (بنام وصول کنندگان)

| کھیت | | | کاشتکار اصلی | | | کاشتکار قابض | | | | | رقبہ توڑ | | | | رقبہ ڈال | | | | محصول آبپاشی ہر کھیت کے لئے | | | روپیہ ڈنگی ہر کاشتکار | | | محصول ڈنگی مالکان آراضی | | | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نمبر دار خسرہ کاشتکار | نمبر کھاتہ | نمبر سیدوا لسٹ | نام | ولدیت | قومیت | نام | ولدیت | قومیت | رقبہ بحساب نہری | جنس | قسم اول | قسم دوم | قسم سوم | قسم چہارم | قسم اول | قسم دوم | قسم سوم | قسم چہارم | روپیہ | آنہ | پائی | روپیہ | آنہ | پائی | کھیت شد رسیدی مالکان | روپیہ | آنہ | پائی | |

جو کہ تواریخ     لغایتہ     ماہ     سنہ ۱۹ء کو پٹواری حاضر رہا مستحق پانے مبلغ     بحساب سکیڑہ ایکڑ ہے نقل جمعبندی پٹواری نے تاریخ     ماہ     سنہ ۱۹ء کو دی

اور تاریخ     کو پٹواری حاضر نہ رہا اسلئے مبلغ     جرمانہ وضع کیا گیا۔ خالص واجب فیس پٹواری مبلغ     ہے۔

العبد دستخط امین     العبد دستخط پٹواری     العبد دستخط ضلعدار     دستخط اگزیکٹیو انجینیر بہادر (بخط انگریزی)

رسید وصول زر کرایہ جائداد واقعہ قصبہ بہانی ملکیت [illegible] حامد علی صاحب تعلقدار

| نمبر شمار | ۳۲ |
|---|---|
| نام کرایہ دار | اقبال حسین |
| شرح کرایہ | ۲/ |
| کس ماہ کی بابت | جون ۳۷ء |
| تعداد رقم وصول شدہ | ۲/ |
| باقی | × |
| دستخط وصول کنندہ مع تاریخ | اظہار حسین کارندہ |
| دستخط یا نشان کرایہ دار | اقبال حسین بقلم خود |
| کیفیت | × |

رسید وصول زر کرایہ جائداد واقعہ قصبہ بہانی ملکیت [illegible] حامد علی صاحب تعلقدار

| نمبر شمار | ۳۲ |
|---|---|
| نام کرایہ دار | اقبال حسین |
| شرح کرایہ | ۲/ |
| کس ماہ کی بابت | جون ۳۷ء |
| تعداد رقم وصول شدہ | ۲/ |
| باقی | × |
| دستخط وصول کنندہ مع تاریخ | اظہار حسین کارندہ بقلم خود |
| کیفیت | |

# کرایہ نامہ سرخط

اسٹامپ ۸ر

منکہ رام سروپ ولد مہر سروپ قوم کایستھ ساکن محلہ انورگنج شہر بنارس کا ہوں

جو کہ ایک قطعہ مکان پختہ نمبر ۱۲۴۲ لالہ متھرا پرشاد ولد ہر پرشاد اگروال محلہ انورگنج

منمقر نے پانچ روپیہ ماہواری کرایہ پر واسطے قیام اپنے آج کی تاریخ سے لیا۔ لہذا اقرار

کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ کرایہ مکان مذکور ماہ بماہ مالک مکان کے برابر باخذ رسید ادا کیا

کرتا رہونگا باقیدار نہ رہونگا مرمت شکست وریخت مکان مذکورہ ذمہ مالک مکان ہوگی اور نوبت صفائی

مکان مذکور کو وقت ضرورت اپنے صرف سے منمقر خود کراتا رہونگا در صورت باقیدار و عدم ادائی

کرایہ ماہ بماہ مالک مکان مذکور کو اختیار ہوگا کہ مجھ مقر کو مکان سے بیدخل کرکے قبضہ

لیلیویں و کرایہ باقی نکر بائے نالشی جس طور پر مناسب سمجھیں مجھ سے وصول کرلیویں در صورت

مالک مکان مذکور کو کبھی ضرورت خالی کرانے مکان کی پیش آوے تو ایک ماہ قبل نوٹس دیکر

مجھکو اطلاع دیویں میں مکان کو اس میعاد کے اندر خالی کردونگا لہذا یہ چند کلمہ

بطور کرایہ نامہ کے لکھدئے کہ سند رہے اور ضرورت کے وقت کام آوے

المرقوم ۲۱ اگست ۱۹۳۷ع بقلم خود

# تمسک قسط بندی

منکہ ہر گوبند ولد دیو بند قوم کورمی کاشتکار موضع الٹوا پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں

جو کہ مبلغ ایکسو پچاس روپیہ کہ جسکے آدھے مبلغ پچھتر روپیہ ہوتے ہیں جن کی تفصیل کہ مبلغ

ایکسو تیس روپیہ اصل اور بیس روپیہ سود قسط بندی مئی کے ماہ بضرورت خریداری بیل

سید یاور علی ولد سید علی بہادر قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی سے قرض لئے اقرار

کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکور بالا بذریعہ قسط بندی دس روپیہ ماہانہ

مئی کے ماہ میں بلا کسی سید صاحب موصوف کے ادا کرونگا اور جو روپیہ قسط وار

مقر ادا وصول ہو اسکو پشت تمسک ہذا پر خاص قلم سے موصوف کے لکھاتا رہونگا

درصورت وعدہ خلافی کسی قسط کے ادائی کو اختیار ہوگا کہ اتنے روپیہ بقیہ

معہ سود عہ فیصدی ماہانہ مجھ سے بذریعہ نالش عدالت مجاز وصول کرلے مجھکو کچھ عذر نہوگا

لہذا یہ چند کلمہ بطریق تمسک قسط بندی لکھدی کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے فقط

تحریر بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۳۷ء

بقلم رام نرائن کاتب

# پٹہ آراضیات

مجھ سید حسین ولد علی حسین قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی زمیندار موضع صورت نگر نے اراضی مندرجہ ذیل واقعہ محال سید حسین موضع صورت نگر پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی کو سادھورام ولد سکھورام قوم لودھا ساکن و مقام خستہ حال موضع مذکور کو واسطے مدت تین سال کے من ابتدائی ۲۰ نومبر ۳۷ سنہ ۶ لغایت ذیل پٹہ پر دی ہے۔

دفعہ ۱۔ یہ کہ سالانہ لگان مبلغ ۱۰ روپیہ حسب تفصیل ذیل سال اور تاریخہائے ذیل قابل ادا ہوگا۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| مبلغ للعہ | روپیہ | تاریخ | ۲۰ اپریل ۳۸ سنہ ۶ پر |
| مبلغ للعہ | روپیہ | تاریخ | ۲۰ نومبر ۳۸ سنہ ۶ پر |
| مبلغ للعہ | روپیہ | تاریخ | ۲۰ اپریل ۳۹ سنہ ۶ پر |
| مبلغ للعہ | روپیہ | تاریخ | ۲۰ نومبر ۳۹ سنہ ۶ پر |
| مبلغ للعہ | روپیہ | تاریخ | ۲۰ اپریل ۴۰ سنہ ۶ پر |
| مبلغ للعہ | روپیہ | تاریخ | ۲۰ نومبر ۴۰ سنہ ۶ پر |

جو تم کو تاریخ ہائے مذکور پر بلا عذر میعاد وار ادا کرنا ہوگا۔ و عدم میعاد وار آفت ارضی و سماوی وغیرہ کا عذر نہ ہوگا۔

دفعہ ۲۔ یہ کہ قسط مذکور کے پر لگان ادا نہ کرو گے تو معہ سود فیصدی مبلغ ۱ روپیہ ماہوار کے وصول کیا جاویگا اور درصورت خلاف ورزی یعنی عدم ادائیگی لگان اندر میعاد معینہ مذکور کے لازم بلا انقضائے پٹہ میعاد پٹہ قابل بیدخلی ہوگی۔

دفعہ ۳۔ یہ کہ بعد انقضائے معیاد مذکور کے اراضی کو اپنی کاشت سے بلا عذر حیلہ و دعویٰ

کسی قسم کے از خود چھوڑ دینا ہوگا کوئی حق قبضہ کا تحت در تحت حیثیت الاضی وغیرہ کا باقی نہیں رہیگا

دفعہ ۴ - یہ کہ سوائے اپنی کاشتکاری کے اس الاضی کو کسی قسم سے کاشت نہ کراؤ گے اور

کسی کو شرکت کی کاشت نہ کرو گے اور کوئی مکان پرستش گاہ یا سکونت یا کسی قسم کا کنواں پختہ یا خام

تعمیر نہ کرو گے اور کوئی درخت مثمر یا غیر مثمر نصب نہ کرو گے اگر افعال مذکورہ میں کسی کا بھی سرزد ہونا

پایا جاویگا تو بعض فی الفور بلا انقضائے میعاد قابل بیدخلی ہو گے اور تعمیر کردہ کی ملکیت ہماری ہو گی اور سالکی بابت بقدر

جو معاوضہ پانے کے مستحق ہو گے اور ذریعہ افعال مذکورہ بالا جو نقصان پیدا ہوگا بہ رجوع نالش جملہ ہائے ہرجہ وصول کرنیکے

دفعہ ۵ - یہ کہ خود درخت نصب شدہ یا خود رو جنید کھیت یا اندر کھیت واقع ہیں یا آئندہ پیدا ہونگے

انکی حفاظت و خبرگیری بذمہ تمہارے ہے کسی قسم کا تصرف اس میں نہ کرو گے اور نہ کسی شخص کو تصرف کرنے دو گے -

دفعہ ۶ - بصورت خلاف ورزی کسی شرائط مندرجہ پٹہ ہذا کے تم بلا انقضائے میعاد قابل بیدخلی ہو گے

اور دستاویز ہذا آئندہ کے لئے کالعدم و فسخ متصور ہو گی -

## تفصیل نمبران

| | | | |
|---|---|---|---|
| ع ۵۷۵ | رقبہ | ۱ بیگہ | واقع محال سید حسین موضع صورت نگر |
| ع ۳۸۳ | رقبہ | ۲ بیگہ | واقع محال سید حسین موضع صورت نگر |
| ع ۱۸۲ | رقبہ | ۳ بیگہ ۸ بسوہ | واقع محال سید حسین موضع صورت نگر |

تحریر تاریخ ۲۰ نومبر ۳۷ء

بقلم امجد حسین محرر دیہی

# قبولیت

مجھ سادھو رام ولد ماڈھو رام قوم لوہار ساکن و داشتہ موضع صورت نگر ضلع ہردوئی نے اراضی واقع محال سید حسین موضع صورت نگر پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی سید حسین علی ولد علی حسن صاحب قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی سے واسطے شکمی تین سال من ابتدائے ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء لغایت ۲۰ نومبر ۱۹۴۰ء شرائط ذیل پر پٹہ لی ہے

دفعہ ۱ - یہ کہ سالانہ لگان مبلغ اسی روپیہ حسب اقساط ذیل میں اور تاریخہائے ذیل پر قابل ادا ہوگا یعنی

مبلغ للعـ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء پر

مبلغ للعـ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۳۸ء پر

مبلغ للعـ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۳۹ء پر

مبلغ للعـ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۳۹ء پر

مبلغ للعـ تاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۴۰ء پر

مبلغ للعـ تاریخ ۲۰ نومبر ۱۹۴۰ء پر

جس تواریخ ہائے مذکورہ پر بلا عذر پیداوار و عدم پیداوار و آفت ارضی و سماوی ادا کرتا رہوں گا

دفعہ ۲ - یہ کہ اگر حسب مذکورہ بالا میں لگان روانہ کروں گا تو مع سود فیصدی مبلغ (بارہ) روپیہ ماہواری ادا کروں گا اور در صورت خلاف ورزی یعنی عدم ادائے زر لگان اندر میعاد معینہ مذکورہ بالا بلا انقضائے میعاد قبولیت قابل بے دخلی ہوں گا -

دفعہ ۳ - یہ کہ بعد انقضائے میعاد مذکور کے اراضی کو اپنی جوت سے بلا عذر و حیلہ حاضر کر دوں گا

# باب ہفتم

## عدالتی کاغذات

### نوٹس بغرض علیحدگی کاشت

نوٹس منجانب رام دین ولد گندھا رام قوم اہیر ساکن موضع کانترا قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

بنام

سید احمد حسین ولد سید علی حسین مرحوم زمیندار و رئیس قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

واضح ہو کہ اراضی موازی ۸ بسوہ پختہ اراضی مزروعہ مالعہ سالانہ واقع محال سید احمد حسین قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی ملکیت آپ کی میرے زیر کاشت ہے۔ چونکہ اراضی مذکور کو اپنی کاشت میں رکھنا منظور نہیں ہے اس لئے حسب دفعہ ۱۱۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ع بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ میں نے اراضی مذکور بالا کو اپنی کاشت سے ترک کر دیا ہے اور ۱۳۴۴ ف سے آپ اپنا قبضہ اٹھا لیں۔ اسلئے آپ اس کا انتظام کریں ورنہ میں آپ کے معاوضہ لگان کا ذمہ دار نہ ہونگا۔

تفصیل نمبران اراضی

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۲ع | رقبہ ـــــــ ۲ | واقع محال سید احمد حسین قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی |
| ۱۸۹ع | رقبہ ـــــــ ۸ بسوہ | |

العبد

نشان انگوٹھا رام دین ولد گندھا رام قوم اہیر ساکن و کاشتکار قصبہ بلگرام

تحریر بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۲۷ع

# نوٹس وصولیابی لگان

نوٹس دفعہ ۸۱ قانون لگان ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل باہ ضلع آگرہ

چونکہ سید احمد حسین ولد علی حسین قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ باہ ضلع آگرہ نے اپنے آپ کو تمہارا زمیندار قرار دیکر عدالت میں درخواست بغرض اجراء نوٹس بنام تم رویا ولد جھینگر قوم چمار ساکن قصبہ باہ و لاطھی اور دیگر زر لقایا لگان مبلغ عہ روپیہ بصورت عدم وصول ہونے کے تمہاری بیدخلی گذرانی ہے اور چونکہ تم رویا کے ذمہ بابت لقایا لگان مندرجہ حاشیہ نسبت جوت مذکور ذیل مبلغ عہ واجب الادا ہونا کا دعوی ہے اس لئے تم رویا کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ اگر مبلغ عہ مذکور بابت لقایا لگان جو تم پر واجب ہے اس نوٹس کی تعمیل سے اندر میعاد ۱۵ یوم کے اس عدالت میں داخل کرو یا حاضر ہو کے عذر پیش کرو اگر تم نے عذر نہیں کیا اور نہ مبلغ عہ روپیہ لقایا لگان کے اور خرچہ اندر تیس یوم

تاریخ تعمیل نوٹس سے اگر لازمہ کئے تو اراضی مندرجہ ذیل سے تمہاری بیدخلی کا حکم صادر ہوگا۔

## تفصیل جوت

| پرگنہ | موضع | محال | تھوک یا پٹی | میزان و آراضی | میزان رقبہ |
|---|---|---|---|---|---|
| باہ | باہ | سید احمد حسین | پٹی دلدار خان | ۲۷۶ع معہ | معہ |

| سائل | لگان | وصول | بقایا |
|---|---|---|---|
| سید احمد حسین زمیندار | [illegible] | | اصل عہ<br>سود ×<br>کل عہ |

دلدار حسین مختار عام سید احمد حسین زمیندار بقلم خود

آج بتاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۹ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط تحصیلدار بخط انگریزی

مہر عدالت

# مختارنامہ خاص

منکہ علی جان ولد نبی جان قوم شیخ ساکن خداگنج ضلع فرخ آباد کا ہوں

جو کہ منمقر کو مبلغ نو ہزار روپیہ بذریعہ دستاویز مورخہ ۵ جون ۱۹۱۲ء بذمہ

رگھوبر سنگھ ولد گنگا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن امین آباد لکھنؤ واجب ہیں اور

روپیہ وصول ہونے کی کوئی امید بجز نالش نہیں ہے اور منمقر بوجہ کاروبار

خود لکھنؤ جا کر نالش دائر کرنا پیروی نہیں کر سکتا لہذا اپنی جانب سے

منشی سراج عالم ولد محمد عالم قوم شیخ ساکن لکھنؤ رشتہ دار اپنے کو

واسطے دائر کرنے نالش و پیروی مقدمہ مختار خاص مقرر کرتا ہوں

منشی صاحب موصوف نالش دائر عدالت کریں اور

مقدمہ کی پیروی کریں اور ڈگری حاصل کر کے اس کو اجرا کرا دیں اور روپیہ وصول کر لیں

یا تصفیہ کریں غرضکہ کل کاروائی متعلق مقدمہ از ابتدا تا انتہا سرانجام پرداختہ

منشی صاحب موصوف مجھ کو مثل کردہ اپنی ذات خاص کے قبول اور منظور ہوگا لہذا یہ

چند کلمے بطریق مختار نامہ خاص لکھ دیے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے

تحریر تاریخ ۸ نومبر ۱۹۳۱ء

بقلم امجد حسین کاتب

# مختار نامہ عام

منکہ الطاف حسین ولد عشرت حسین قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی کا ہوں
چونکہ مقر کے اکثر مقدمات متعلقہ زمینداری دائر عدالت ہائے حقہ میں ہوا کرتے ہیں اور مقر بوجہ ضعیفی
خود پیروی مقدمات نہیں کر سکتا اس لئے مقر اپنی طرف سے مسمی منشی روشن خان ولد دلدار خان
قوم پٹھان ساکن قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی کو بحالت صحت نفس و ثبات عقل اپنی بلا جبر خوشی
و رضامندی سے اپنا مختار عام کر کے اقرار کرتا ہوں کہ مختار مذکور کو اختیار ہے کہ میری
طرف سے کل معاملات و مقدمات متعلقہ معاملات زمینداری جو عدالت ہائے دیوانی کلکٹری و کمشنری
بورڈ آف ریونیو یا منصفی جج ججی عدالت خفیفہ میں دائر ہوں یا آئندہ ہوں پیروی و جوابدہی کرے یا عرضی
دعویٰ تصدیق کرے یا سمن یا حکم نامہ جاری بنام مدعا علیہ وصول کرے یا بیان حلفی پیش کرے
یا اوراق داخل کرے یا ثالث مقرر کرے یا فیصلہ ثالثی داخل کرے یا ڈگری جاری کرے یا نیلام خرید
کرے یا کسی قسم کی درخواست پیش کرے یا نالش یا اپیل دائر کرے یا لگان وصول کرے یا کوئی
مختار وکیل یا بیرسٹر منجانب میرے مقرر کرے یا کوئی روپیہ یا قیمتی چیز وصول کرے یا اعداد کو تمام [illegible]
[illegible] کرے جملہ ساختہ و پرداختہ مختار مذکور کا مثل کردہ ذات خاص کے قبول و
منظور ہے لہٰذا یہ چند کلمے بطور مختار نامہ عام لکھ دیئے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آئے

تحریر تاریخ ۱۲ جون ۱۹۲۸ء — سید مجتبیٰ حسین کاتب

# نمونہ رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

مثنی رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

| نام موضع | جلال پور محال سادات پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی |
| --- | --- |
| نام روپیہ ادا کرنے والے کا | جودھن ولد منسارام قوم اہیر ساکن جلال پور |
| نام روپیہ پانے والے کا | خیرات حسین ولد دلدار حسین زمیندار |
| تعداد زر جو ادا کیا گیا۔ | مبلغ ۱۵ روپیہ |
| اگر ایک سے زیادہ جوت ہوں جن کی بابت لگان ادا کیا گیا ہو تو جوت کی شناخت | کھیت نمبر ۲۱۲ للعہ″ / کھیت نمبر ۹۰ ۵ بسوہ |
| سال و قسط جس کی بابت ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی | بابت ربیع سنہ ۱۳۳۸ف |
| آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ ادا ہونے کے قبول کی گئی یا صرف بطور ایک جزو کے | بیباق |
| تاریخ ادائیگی لگان بقید ماہ و سنہ | ۲۸ / مارچ سنہ ۱۹۲۶ء |

اصل رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

| نام موضع | جلال پور محال سادات پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی |
| --- | --- |
| نام روپیہ ادا کرنے والے کا | جودھن ولد منسارام قوم اہیر ساکن جلال پور |
| نام روپیہ پانے والے کا | خیرات حسین ولد دلدار حسین زمیندار |
| تعداد زر جو ادا کیا گیا | مبلغ ۱۵ روپیہ |
| اگر ایک سے زیادہ جوت ہوں جن کی بابت لگان ادا کیا گیا ہو تو جوت کی شناخت | کھیت نمبر ۲۱۲ للعہ″ / کھیت نمبر ۹۰ ۵ بسوہ |
| سال و قسط جس کی بابت ادا کی ہوئی رقم جمع کی گئی | بابت ربیع سنہ ۱۳۳۸ف |
| آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ ادا ہونے کے قبول کی گئی یا صرف بطور ایک جزو کے | بیباق |
| تاریخ ادائیگی لگان بقید ماہ و سنہ | ۲۸ / مارچ سنہ ۱۹۲۶ء |

# اقرار نامہ

ٹھیکہ بی بخش ولد محمد بخش قوم شیخ ساکن شہر لکھنؤ — فریق اول

سید ابو الحسن صاحب رئیس ساکن محلہ محمود نگر شہر لکھنؤ — فریق دوم

جو فریق دوم کو ایک گاڑی بگھی تیار کرانی ہے اسکا ٹھیکہ فریق اول نے لیا ہے اسکے متعلق درمیان ہر دو فریقین حسب ذیل شرائط طے پائی ہیں جنکے ہم ہر دو فریقین پابند رہینگے۔

دفعہ ۱ - یہ فریق اول گاڑی کو حسب منشاء فریق دوم تیار کرکے یکم جولائی تک فریق دوم کو دیدیگا

دفعہ ۲ - یہ کہ گاڑی تیار ہو جانے پر مبلغ دو سو روپیہ بابتہ قیمت گاڑی بالمقطع فریق اول کو فریق دوم بلاعذر ادا کر دیگا۔

دفعہ ۳ - یہ کہ اگر فریق اول تاریخ مقررہ تک گاڑی تیار کرکے نہ دیگا تو مبلغ دو روپیہ یومیہ حرجانہ اسوقت تک جبتک وہ گاڑی تیار کرکے نہ دیگا فریق دوم کو ادا کریگا۔

دفعہ ۴ - یہ کہ اگر فریق دوم گاڑی تیار ہو جانے پر اسکی خریداری اور ادائی اسکی قیمت مقررہ اقرار نامہ ہذا سے انکار کریگا تو فریق اول کو اختیار ہوگا کہ اسکو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دے اور جو قیمت میں کمی رہیگی اسکی ادائیگی کا فریق دوم ذمہ دار ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق اقرار نامہ کے تحریر کر دئے کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے تحریر تاریخ یکم مئی ۱۹۳۷ء

بقلم مرلی دھر عرضی نویس

العبد ٹھیکہ بی بخش ولد محمد بخش بقلم خود

العبد سید ابو الحسن بقلم خود

گواہ شد [illegible]

گواہ شد [illegible]

# رہن نامہ

وہ تحریر ہے جسکے ذریعہ سے قرض لینے والا دینے کے اطمینان کیلئے مکان۔ زمین یا کوئی چیز مکفول یا آڑ کر دیتا ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے اور اسٹامپ پر تحریر کیا جاتا ہے ان کی رجسٹری لازمی ہے (۱) رہن نامہ دخلی۔ (۲) رہن نامہ بلا دخلی۔ دونوں کے نمونے ذیل میں دیے جاتے ہیں۔

## رہن نامہ بلا دخلی

منکہ ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر [illegible] محلہ کھنجی پورہ کا ہوں
جو کہ مبلغ ۵۰۰ پانچسو روپیہ جس کا نصف [illegible] مبلغ ۲۵۰ دو سو پچاس ہوتے ہیں بعوض [illegible] خانگی
سید فدا حسین ولد حامد حسین صاحب رئیس [illegible] شہر [illegible] کے نقد
قرض لئے ہیں اور وقت تحریر نقد وصول پاکر اپنے تحت و تصرف میں لایا ہوں
لہذا اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکور پر شرح سود ایک
روپیہ فیصدی ماہانہ دائن موصوف کو ادا ہو بیباق کرونگا اور سود مبلغ
مذکور کا ششماہی وار دائن موصوف کو ادا کرتا رہوں گا اگر ششماہی پر سود بیباق
نہ ہوا تو وہ سود بھی شامل زر اصل ہو کر اس پر بھی بالا شرح مذکور بالا
چلتا رہیگا اور اس کی ادائیگی میں بھی مقر کو کچھ عذر نہ ہوگا اور جو روپیہ بابتہ سود

# رجسٹری کی عبارت

آج یہ دستاویز مسمی ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن محلہ کھفعیں پوروہ شہر جھرولی نے دفتر سب رجسٹرار ہر دوئی میں مابین دو و تین بجے دن بغرض رجسٹری پیش کی۔

العبد ظہور احمد بقلم خود — دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 32/9/... بجے

تحریر تکمیل دستاویز بذا سے مسمی ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر جھرولی نے اقبال کیا اور پانچسو روپیہ ہمارے سامنے دیئے گئے مقرہ شناخت شیخ سلامت اللہ ولد برکت اللہ قوم شیخ پیشہ وکالت و ہردیال سنگھ ولد کلیان سنگھ قوم ٹھاکر پیشہ وکالت نے کی۔

العبد ظہور احمد بقلم خود — گواہ شد سلامت اللہ بقلم خود — گواہ شد ہردیال بقلم خود

شیخ سلامت اللہ و ہردیال سنگھ گواہان شناخت بھی اور شریک دستخط ہیں اور ان لوگوں کے اشتہ اٹکو ٹھا باقاعدہ طور پر لے لئے گئے۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 26/9/32

بہی نمبر ۱ جلد ۸ صفحہ ۹۳ پر نمبر ۱۴۹ کے درج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۹۳۲ء رجسٹری کی گئی

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی

22/9/32

سوال وجواب کا یہ حکم اگر بعد عطی داخلہ کسی شخص کا کل یا جزو اس مکان مبیعہ
قبض و دخل مستحدی کل جاوے یا مکان مبیعہ پر کوئی بارکفالت یا مواخذہ
کسی قسم کا پایا جاوے یا منصفہ مجاز بیع ثابت نہ ہو تو ہر ایسی صورت میں
مشتری کو اختیار رہے گا کہ کل یا جزو زرثمن اپنا حسب بیعنامہ خود مع سود فیصدی
ایک روپیہ ماہوار و مکان مبیعہ و نیز ذات ہمارے و دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ
سے ہر صورت خرچہ وصول کرے منتقل اور ورثائے منصفہ کو کچھ عذر نہ ہوگا
لہذا چند کلمے بطریق وثیقہ بعیانہ قطعہ لکھدیے کہ سند ہو اور وقت
ضرورت کام آویں۔ تحریر تاریخ ۹ رجب ۱۹۳۷ء

حدود اربعہ مکان مبیعہ

| شمالی | شرقی | جنوبی | غربی |
| --- | --- | --- | --- |
| سڑک سرکاری | مکان رشید حسین صاحب | مکان علی حیدر صاحب | مکان امداد حسین خان |

بقلم انتخاب حسین وثیقہ نویس

نوٹ :- رجسٹری کی عبارت رہن نامہ بلا دخلی کے طور پر ہوگی

کہیں میری خدمت و اطاعت اور فرمانبرداری میں کچھ پہلو تہی و قصور کریں گے اور مجھکو بھی ان کے الم
و کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو مجھکو اختیار ہوگا کہ اس پر فسخ وصیت نامہ ہذا پھر جائداد
وصیت شدہ مذکورہ بالا کو اپنے قبضہ میں موصی الیہ سے واپس لے لوں اور خود قابض
رہوں یا کسی امر حق میں بذریعہ ہبہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کر دوں
لہذا یہ وصیت نامہ بشرائط بالا لکھدیا کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے

## تفصیل جائداد وصیت شدہ

### تفصیل جائداد زمینداری

| نام موضع | تعداد | تعداد |
| --- | --- | --- |
| موضع حسین گنج پرگنہ تحصیل بلگرام | نصف حصہ ۸ / ۱۰ البوگھ | ایکہزار پانچسو روپیہ |

### چوحدی مکان مسکونہ وصیت کنندہ واقع قصبہ بلگرام

| شمال | مشرق | جنوب | مغرب |
| --- | --- | --- | --- |
| مکان بندہ علی و آغا علی | سڑک سرکاری | کوچہ شارع عام | مکان دلدار رضا و ابا رضا |

المرقوم ۲ رجب سنہ ۱۳۲۷ ۱۹ع

شیخ محمد حسین عرف کلو وصیت کنندہ ذیل

# باب ہشتم

## کاغذات مقدمہ فوجداری

### سمن

### نمونہ

اجلاس جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ سوئم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی لچھو ولد جے رام قوم چمار ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

ضرب مار پیٹ و ایذا رسانی

جو کہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۲۲۳ و ۴۲۶ تعزیرات ہند دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی کا کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی مقدمہ ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت حاکم

## رجسٹری کی عبارت

آج یہ دستاویز مسمیٰ ظہور الصمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن محلہ کھنجن پورہ شہر
دھرمسالہ نے دفتر سب رجسٹرار میں بابین دو دو بجے دن بغرض رجسٹری
پیش کی۔

العبد
ظہور الصمد بقلم خود

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
26/9/32

تحریر تکمیل دستاویز ہذا مسمیٰ ظہور الصمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر دھرمسالہ
نے اقبال کیا اور پانسو روپیہ ہمارے سامنے دئے گئے مقرر شناخت شیخ سلامت اللہ
ولد برکت اللہ قوم شیخ پیشہ وکالت و ہردیال سنگھ ولد کلیان سنگھ قوم
بھاٹیہ پیشہ وکالت نے کی۔

العبد
ظہور الصمد بقلم خود

گواہ شد
سلامت اللہ بقلم خود

گواہ شد
ہردیال بقلم خود

شیخ سلامت اللہ و ہردیال سنگھ گواہان شناخت بھی حاضر آئے ہیں
اور ان کے دستخط انگوٹھا بطور شناخت کے طور پر لے لئے گئے۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 26/9/32

بہی ۲ جلد دوم صفحہ ۹۳ پر نمبر ۱۸۹ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۳۲ء کو رجسٹری کی گئی

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
22/9/32

ہفتہ قبل منعقد کو دیکر کرالے اور اسکی رسید کا حساب رکھے
حسب الحاقگی تا ہر وقت انفکاک کےمرہونہ منعقد ذمہ وار ہوگا۔
اور اگر کوئی سہیم و شریک پیدا ہو یا مرہونہ پر کوئی بار کفالت
پایا جاوی تو ایسی صورت میں اسکی تلافی کا اختیار ہوگا
اپنا کل زر رہن معہ سود مفصلہ بالا کی رو بیہ یا جائداد مرہونہ و دیگر
ذات سے جسطرح چاہے وصول کرلے منعقد یا وارثان منعقد کو
کوئی عذر نہ ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق رہن نامہ دخلی لکھدیے کہ سند
ہوں اور وقت پر کام آویں فقط تحریر تاریخ ۲ جولائی ۳۲ء

حدود اربعہ مکان ۱۷۴۲ مرہونہ

| غ | ش | ج | ق |
|---|---|---|---|
| مکان الطاف حسین | مکان لچھی و بہادر لال | مکان لالہ برج سہائے | دروازہ آمد و رفت و عام سڑک |

شیخ محمد حسین کاتب بقلم خود

رجسٹری کی عبارت ویسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ رہن نامہ بلا قبض میں
لکھ جا چکی ہے

کبھی میری خدمت و اطاعت اور فرمانبرداری میں کچھ پہلو تہی وقصور کریگا اور مجھکو بجائے آرام کے کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو مجھکو اختیار ہوگا کہ اس بہ فسخ وصیت نامہ ہذا پھر جائداد وصیت شدہ مذکورہ بالا کو اپنے قبضہ میں موہوب الیہ سے واپس لے لوں اور خود قابض رہوں یا کسی اور شخص کے حق میں بذریعہ ہبہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کر دوں لہٰذا یہ وصیت نامہ بشرائط بالا لکھدیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے۔

## تفصیل جائداد وصیت شدہ

### تفصیل جائداد زمینداری

| نام موضع | تعداد | تعداد |
|---|---|---|
| موضع حسین گنج پرگنہ وتحصیل بلگرام | نصف سہم ۸/ الیسوع | ایکہزار پانچسو روپیہ |

مچہ جدی مکان مسکونہ وصیت شدہ واقع قصبہ بلگرام

| شمال | مشرق | جنوب | مغرب |
|---|---|---|---|
| مکان بندہ علی ولد آغا علی | سڑک سرکاری | کوچہ شارع عام | مکان دلدار خاں ولد باز خاں |

المرقوم ۲ جون ۱۹۲۳ء

شیخ محمد حسین عرف کلو وصیت کنندہ

# باب ہشتم

## کاغذات مقدمہ فوجداری

### سمن

### نمونہ

اجلاس جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی راجو ولد جے رام قوم چمار ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی

جو کہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی کا کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی مندرجہ سمن ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت حاکم

# وکالت نامہ

بعدالت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن بیٹ پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی رامجی ولد جے رام قوم چمار ساکن بیٹ پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعوی مار پیٹ و نقصان رسانی

منکہ بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن بیٹ پور کا ہوں

جو کہ میرے واسطے جوابدہی و پیروی مقدمہ مندرجہ عنوان میں سید اشتفاق صاحب

بی اے ایل ایل بی وکیل کو اپنا وکیل مقرر کیا ہے لہذا وکیل صاحب موصوف کو امر مقدمہ میں

جو کچھ کوشش یا جواب دہی تحریری یا تقریری کریں وکیل صاحب غیر حاضر تصور

فرمائے جاویں وکیل جو کچھ کرینگے میرا اس تمام و کمال کا مانا کیا ہوا تصور کرونگا اور

بالعموم جب کسی طرح کا عذر نہ ہوگا یہ چند کلمہ بطور وکالت نامہ کے لکھدئے ہیں کہ سند ہو

اور وقت ضرورت کام آوے

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

[illegible]

# ضمانت نامہ برائے ملازمت

منکہ رمضان خان ولد اللہ داد خان قوم پٹھان ساکن قصبہ بگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ مسمی رعایت حسین ولد دلاور حسین قوم شیخ ملازم محکمہ ڈاک خانہ سے
ضمانت نقدی ایکہزار روپیہ سرکار سے مطلوب ہے لہذا میں مقر ضامن رعایت حسین
مذکور کا ہوکے اقرار کرتا ہوں اگر اکن مذکور کبھی کسی قسم کا تغلب و تصرف روپیہ یا مال
سرکاری کریگا تو بقدر ضمانت ایکہزار روپیہ میں بلاعذر اسکے سرکار میں فوراً داخل کرونگا
کوئی عذر و حیلہ درمیان میں نہ لاؤنگا اور بعوض ضمانت مبلغ مذکورہ اپنی جائداد
ملکیتی یا پانچہزار روپیہ زمینداری محال کہ مقبوضہ اپنی واقع موضع علی پور پرگنہ بگرام
جو کسی جگہ اب تک مکفول و مستغرق نہیں ہے مکفول کرتا ہوں اگر کسی جگہ با نفاذ ضمانت سابق
مکفول و مستغرق نکلیگا ورنہ بذریعہ انتقالات بیع و رہن وغیرہ کے کسی حق منتقل
کرونگا اگر کروں تو مقابلہ اس تحریر کے باطل و ناجائز ہو لہذا یہ چند کلمہ بطریق
ضمانت لکھدیئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے

المرقوم ۳ جون ۱۹۳۷ء بقلم محمد حسین عرضی نویس ساکن قصبہ بگرام تحصیل بگرام ضلع ہردوئی

# استغاثہ

رام بخش مدعی بنام لام ترن ولد رگھو دیال اہیر سکن فرصت نگر ضلع جہلم ملزم

جرم دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند تدارک

جناب عالی دام اقبالہٗ - گذارش ہے کہ بتاریخ ۳ جون ۱۹۳۷ء کو کھیت میں اپنی ملکیتی
کھیت کی نگرانی کر رہا تھا کہ مسمی رام بخش نے اپنے تمام جانوروں کو میرے کھیت میں لیکر گھسا
میرا تمام کھیت اسکے مویشیوں نے چر کر خراب کر دیا جس سے کچھ نقصان واقع ہوا تب فدوی نے
اس سے کہا کہ بھائی تم تمام مویشی ادھر سے کیوں لائے یہ کوئی راستہ یا سڑک تھوڑی ہے کیوں نہیں
لے گئے - اتنا سنکر وہ مجھکو گالیاں دینے لگا یہاں تک کہ مار پیٹ شروع کی چنانچہ اس نے ایک لاٹھی
میرے سر پر ماری لیکن وہ میرے کندھے پر لگی جس سے میرے سخت چوٹ آئی اور ادہر اپنے
کھیتوں سے دو شخص آئے اور انھوں نے مجھکو بچایا تب اس نے یہ کہا کہ ہم تو روزانہ اپنے مویشی اسی
طرح اسی کھیت میں سے نکالا کرینگے تم کو کوئی حق ہمارے روکنے کا نہیں ہے چونکہ فدوی کمزور تھا
اسلئے مقابلہ نکر سکا لہذا عرض حضور میں گذارندہ امیدوار ہوں کہ حسب ضابطہ
تحقیقات ہو کر مدعا علیہ کا تدارک فرمایا جاوے -

العبد
فدوی رام بخش کاشتکار سکن فرصت نگر

بتاریخ پیشی مقدمہ و تحقیقات پولیس بر موقع

# بیان رام دین چمار

اظہار رام دین کاشتکار - حضور واقعہ سچی ہے رام رتن اہیر بہت شریر ہے جس وقت
رام رتن اہیر اپنے مویشیوں کو لال بخش کاشتکار کے کھیت میں لیکر
نکلا تو بکریوں نے تمام کھیت کا نقصان کیا تب مدعی مذکور نے اس کو کہا کہ تم اس طرف اپنے
مویشیوں کو کیوں لائے یہ تو میرا کھیت ہے کچھ راستہ نہیں ہے اب اس کا نقصان
کون دیگا تب اس نے مدعی مذکور کو مار پیٹ کی اور رام رتن نے ایک لاٹھی زور سے
مدعی مذکور کے کندھے پر ماری جس کی ضرب سے اس کا ہاتھ اتر گیا ہم لوگوں نے ان کو چھوڑا دیا
وہ ہمارے ساتھ بھی گالیوں سے پیش آیا مگر ہم مدعی کو بچا کر اپنے کھیت پر چلے گئے

العبد رام دین چمار

# بیان مرلی اہیر کاشتکار

اظہار مرلی کاشتکار - رام رتن اپنی تمام مویشیوں کو لیکر لال بخش کے کھیت سے
نکلا اسکی مویشیوں نے تمام کھیت اس کا اجاڑ دیا جس سے مدعی کا بہت نقصان ہوا اس لئے مدعی نے
نقصان جانکر وجہ سے اپنے کھیت میں ان کو روکا رام رتن مدعی کو گالیوں سے پیش آیا اور رام رتن نے
ایک لاٹھی مدعی پر ماری جس کی وجہ سے ہاتھ اتر گیا ہم یہ کیفیت دیکھکر اپنے کھیت سے دوڑ کر مدعی مذکور
کو اس کے ہاتھ سے چھوڑا دیا گیا ہم نہ آتے تو مدعی کو بہت مارتے

العبد مرلی اہیر کاشتکار

# تحقیقات متعلق رپورٹ سب انسپکٹر

جناب عالی - کمترین نے حسب حکم موقع واردات پر پہونچکر تحقیقات حسب ضابطہ کی اور موقع ملاحظہ دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ واقعی مدعی کا بہت نقصان ہوا اس کے تمام کھیت کاشت شدہ مویشیوں نے اجاڑ دئیے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ملزم رام رتن مدعا علیہ نہایت شریر اور سرکش ہے۔ اور مدعی کا کوئی قصور نہیں ہے۔

العبد
کالی چرن سب انسپکٹر

## اظہار رام بخش مدعی عدالت کے سامنے

عدالت - تیرا نام کیا ہے - رام بخش باپ کا نام - رام سنگھ - عمر ۴۰ سال

پیشہ - کاشتکاری -

اس فسادکی کیا وجہ ہے - حضور میں کھیت کی رکھوالی کر رہا تھا کہ کل ۴ روز رام رتن اہیر اپنی تمام مویشیوں کو لیکر میرے کھیت سے نکلا اور اس کے بکریوں نے میرے تمام کھیت کو کھا لیا اور کچھ خراب کر دیا - غرضکہ میرا تمام کھیت اجاڑ دیا تب میں نے روکا کہ تم ہمیشہ خلاف حکم مویشی اس طرف کیوں لاتے ہو تم دوسری طرف جبکہ راستہ ہے ہمیشہ چلتے پھر کیوں نہیں گئے یہ بات سنتے ہی

لام رتن نے مجھکو گالیاں دیں اور بہ زبردستی و سرکشی میرے ساتھ مار پیٹ کی ۔
چنانچہ مدعا علیہ نے ایک لاٹھی اس زور سے ماری کہ جسکی چوٹ سے میرا دوا ٹھا ہاتھ
اور ترکیا یہ معاملہ دیکھکر کاشتکار لاں بے لام دین اور مرلی آئے اپنے اپنے کھیتوں
رکھوالی کو سے تھے دوڑ کر آئے اور مجھکو ان کے ہاتھ سے بمشکل تمام چھڑایا حضور
اگر مجھکو وے دونوں آکر نہ چھڑاتے تو مدعا علیہ مجھکو سخت صدمہ پہنچاتا ۔ اور از رو
زبردستی کہا اس کم اسراف سے اپنے نوٹس بیجا کرینگے ۔ العبد
لام بخش کاشتکار

## نقل سمن واسطے حاضری مدعا علیہ حاضری مدعا علیہ کیلئے عدالت سے جاری ہوا

اجلاس صاحب مجسٹریٹ بہادر

سمی لام بخش کاشتکار مدعی

بنام

لام رتن اہیر ولد رام سنگھ مدعا علیہ

دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی

چونکہ مدعی نے حسب منشا دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۶ تعزیرات ہند دعوی مار پیٹ و نقصان رسانی
کا تمہارے اوپر کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ثبت متذکرہ
سمن ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو ۔

دستخط صاحب مجسٹریٹ بہادر بخط انگریزی

مہر عدالت

ضمانت واسطے حاضر ہونے پیش عدالت مجسٹریٹ میں اور نیز عدالت سیشن اگر ضرورت ہو طلب ہو تو میں بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں کہ بسر روز مابین تحقیقات ابتدائی میں جو جرم مذکور کی بابت عمل میں آئے مجسٹریٹ مذکور کی عدالت میں حاضر رہوں گا اور اگر وہ مقدمہ تجویز کے لئے عدالت سیشن میں بھیج دیا جاوے تو عدالت مذکور میں بغرض جوابدہی الزام جو مجھ پر لگایا گیا ہے موجود اور حاضر رہوں گا۔ اگر حاضر ہونے میں قصور کروں تو مبلغ ایکسو روپیہ ملک معظم قیصر ہند دام اقبالہ کو بطور تاوان ادا کروں گا۔

مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۷ء دستخط الام زاہد بقلم خود

## فرد قرارداد جرم

چونکہ بیان لام بخش مدعی اور اظہار گواہان مدعی سے بخوبی ثابت ہے کہ ہر دو روز واقعہ مدعا علیہ نے مدعی کے تھپڑ مارا [illegible] اور اس کا بلاوجہ نقصان کیا جس کا نتیجہ سابقہ نقصان رسانی سے خود مدعا علیہ کے اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ سخت شریر اور فسادی ہے۔

لہذا حکم ہوا

حسب ضابطہ بابت جرم دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے مبلغ پچاس روپیہ جرمانہ و ششش ماہ قید سخت اور در صورت ادا نہ ہونے زر جرمانہ کے تین ماہ قید اضافہ کی جاوے

دستخط حاکم

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

# باب ہشتم

## تنقیدی مضامین

### موازنہ اشعار

شائقین ادب کے لیے ہم یہاں بعض اشعار کا موازنہ درج کرتے ہیں اور اس مضمون کو دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں۔ اولاً غالب اور ذوق کے سہروں کے اشعار کا موازنہ ثانیاً انیس اور دبیر کے بعض اشعار کا موازنہ

۱۔ مرزا غالب

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا ؛ باندھ شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا

۲۔ ذوق

اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا ؛ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا

موازنہ: نمبر ۱ میں ابتداء و تمہید اقتضائے مقام کے خلاف ہے نمبر ۲ میں بلاغت کی شان ترکیب کی برجستگی بیان کا بہاؤ اور تخاطب جو اس مضمون کی شان کے موجود ہیں اس کا مصرعہ نہایت خوب ہے۔

۳۔ غالب

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرف کلاہ ؛ مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

ع۴ ذوق

ایک پہ ایک کی تزئیں ہے دمِ آرائش　　سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سہرا

موازنہ نمبر ۳ میں سر پر چڑھنا مکروہ سا الفاظ ہے معاً طرہ و کلاہ کی افضلیت سر پر ثابت ہوتی ہے جو خلاف مقام ہے۔ نمبر ۴ میں عقب کی صراحت ہے تفصیل ترقی ہے دستار اور سہرے کی فوقیت کی تعریف ہے۔

ع۵ غالب

ناؤ بھر کر ہی پروئے گئے ہوں گے موتی　　تب بنا ہوگا اس انداز کا گز بھر سہرا

ع۶ ذوق

اک گہر بھی نہیں صد کان گہر میں چھوڑا　　تیرے انبار لیے ہے جو گوہر سہرا

موازنہ نمبر ۵ میں پروئے گئے ہوں گے اور بنا ہوگا - الفاظ شستہ ہیں جو قوت مضمون کے خلاف ہے ع۶ میں نا لیا اور قوت ہے مضمون بتمام میں ملاحظہ ہو اک گہر بھی نہیں اور تعداد گوہر بھی بہ نسبت ع۵ کے کہیں زائد ہے ملاحظہ ہو صد کان گہر

ع۷ غالب

رخ پہ دولہا کے جو گرمی سے پسینہ ٹپکا　　ہے رگِ ابرِ گہر بار سراسر سہرا

ع۸ ذوق

روئے فرخ پہ جو ہیں تیرے برستے انوار　　تار بارش کا بنا ایک سراسر سہرا

موازنہ نمبر ۷ میں پسینہ و قطرے کو گوہر سے تشبیہ دی ہے اس لئے سہرا رگ ابر گہر بار ہوا

ع۸ میں مضمون کے اندر الگ قابل لحاظ ہے شعر کی قوت متخیلہ ایک نرالا سہرا بنا گئی ہے جو توڑ کا اعلیٰ توڑ ہے

ع۹ غالب

جی میں اترائیں نہ موتی کہ ہمیں ہیں اک چیز
چاہیے پھولوں کا بھی ایک مقرر سہرا

ع۱۰ ذوق

پھرتی خوشبو سے ہے اترائی ہوئی بادِ بہار
اللہ اللہ رے پھولوں کا معطر سہرا

موازنہ ظاہر ہے اصلاح کا حق جو ع۹ میں ادا ہوتا ہے اس کا عشر عشیر بھی ع۱۰ میں نہیں ہے جی میں اترائیں نہ موتی مقام پیدا کرنے کا خلاق ہے ع۱۰ میں زبان کا حسن اور فصاحت بھی قابل لحاظ ہے

ع۱۱ غالب

رخِ روشن کی دمک گوہرِ غلطاں کی چمک
کیوں نہ دکھلائے فروغِ مہ و اختر سہرا

ع۱۲ ذوق

وہ کہے صلِّ علیٰ یہ کہے سبحان اللہ
دیکھے مکھڑے پہ جو تیرے مہِ انور سہرا

موازنہ ع۱۱ کا حاصل یہ ہے کہ رخ روشن ماہ کا سہرا گوہر اختر ہیں اور نمبر ۱۲ کا منشا یہ ہے کہ یہ نوشہ مہ و اختر سے بہتر ہے ع۱۲ کی ترکیب چستگی اور طرز

موازنہ ۵ جملہ فعلیہ ہے اور ۶ جملہ اسمیہ ہے اور علم معانی کے لحاظ سے ہو چکا ہے کہ جملہ اسمیہ میں بہ نسبت فعلیہ کے دوام و ثبات بدرجہ اتم ہوتا ہے۔ ثانیاً خواب کا لفظ جو نمبر ۶ میں ہے رویا سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ پہلی بار رویا (عربی) اور رویا (ہندی) میں تشابہ سے کچھ خوبصورتی پیدا ہو، عدم توالی اور عدم تناسب الفاظ وغیرہ سے گوش ثقل تنافر پیدا ہو جاتا ہے۔ ثالثاً حسرت کا لفظ جو ۶ میں ہے مضمون کا حسن دوبالا کرتا ہے۔

دبیر ۷ جیسے مکان سے زلزلہ میں جب مکان

انیس ۸ جیسے کوئی بھونچال میں گھر چھوڑ کے بھاگے۔

موازنہ ۸ میں زیادہ روانی اور انسجام ہے اور ثانیاً اس میں فلسفہ زبان ایک مہتم بالشان قاعدہ پر عمل ہوا ہے وہ یہ کہ یہاں صورت حال کی تصویر اصوات حروف سے کھینچ گئی ہے یعنی بھونچال۔ گھر۔ چھوڑ۔ بھاگے میں جو خاص آوازیں پیدا ہوتی ہیں وہ ذہن کو اس خاص حیثیت کا مضمون کھلے طور پیش کرتی ہیں۔ ثانیاً ۸ ایک ہی جملہ ہے جس کے ارکان سب موجود ہیں۔ برخلاف اس کے ۷ میں فعل نہ لانے سے اور گھر چھوڑ کے سے بے زور اور بامعنی الفاظ بھی مفقود۔

# پرندوں کی کمیٹی

جب ہُدہُد سبا کی شہزادی بلقیس کے پاس حضرت سلیمان کا پیغام لیکر چلا تو اگلے روز
صبح کے وقت اُس کا گذر مشہور باغ ارم سے ہوا۔ سہانا وقت پروں میں ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا بھری ہوئی ہُدہُد آسمان پر اٹکھیلیاں کرتا ہوا اڑا جا رہا تھا۔ رنگ برنگ خوشنما
پھول جنہوں نے ہوا کو سوندھی سوندھی عطر کر رکھا تھا باغ میں کھلے ہوئے تھے۔ یہ بہار دیکھکر
ہُدہُد کا جی للچایا ٹھٹکا اور پھر پھراتا ہوا نیچے اترا۔ وسط باغ میں ایک خوشنما چشمہ بہ رہا
تھا جس کی لہریں بڑی بھلی تھیں اور درختوں سے ٹکراتی تھیں کنارے پر نرگس و یاسمین کے
پھول جھک جھک کر پانی کو سجدہ کر رہے تھے دیکھتا کیا ہے کہ چاروں طرف درختوں پر بے
خوش الحان پرندے جن کو قدرت نے میٹھی اور سریلی آوازیں عطا کی تھیں گم سم بیٹھے
ہیں۔ ہُدہُد کی صورت دیکھکر سب پرندے استقبال کو آئے۔ اور اظہار خوشی کے
واسطے گیت گانے شروع کئے چونکہ ارم سے تمام جانور عرصہ سے سوگ میں
گوشہ نشین تھے آج پرندوں نے خلاف عادت صدا سنکر سب کے سب
درختوں سے اس پاس جمع ہو گئے۔ شکریہ ختم ہو چکا۔ تو طوطی ہزار داستان نے آگے
بڑھ کر اور سلام اس طرح عرض کیا۔

پیدا ہوئے اور مخاطب ہو کر بولا۔ میں ہر طرح سے تمہاری ملکہ کو تیار ہوں۔ آؤ میرے
ساتھ شہزادی کے دربار میں چلو۔ اس کے بعد ہدہد پرندوں کو لے کر اڑا۔ اور اس کے
پیچھے پیچھے تمام فوج روانہ ہوئی۔ جب یہ لشکر سبا کے قریب پہنچا۔
تو زمین نے آفتاب کو رات کے پردے میں چھپا دیا تھا درختوں پر انہوں نے
بسیرا لیا اور صبح ہوتے ہی شہر میں داخل ہوئے۔

# بلقیس کا دربار

(۲)

شہزادی بلقیس کا دربار گرم تھا امراؤ وزرا اپنی اپنی نشستوں پر مؤدب بیٹھے تھے
گویا تصویر یا دیوں کی کثرت سے دیوان عام پٹا پڑا تھا مگر شہزادی کے رعب سے سناٹا
چھایا ہوا تھا۔ پرندوں کے جم غفیر نے دن کے اجالے اور دھوپ آسمان کو اندھیرا کر دیا
کر دیا۔ بلقیس نے ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو سب سے آگے ہدہد اور پیچھے پیچھے تمام قافلہ شہزادی
کی آنکھ اٹھاتے ہی ہدہد نیچے اترا۔ زمین بوس ہو کر فرض منصبی ادا کیا۔ اس قافلہ کی
آمد کی وجہ بیان کی؟ شہزادی کی اجازت پر جانوروں نے اس طرح اپنی داستان
شروع کی ہماری حضور العزیز شہزادی! عمر و اقبال روز افزوں۔ ہم مظلوم ہیں دکھی ہوئے ہیں

د فرمانروا کی دربار میں حاضر ہوتے ہیں ہماری فریاد سنیں اور ہمارا فیصلہ کریں تیرے انصاف کا حکم
ڈنکا چاروں طرف بج رہا ہے دور دور سے لوگ تیرے حضور میں آتے ہیں اور داد پاتے ہیں تیرے ہی نظام
سے جل الج شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں مگر تیری تمام رعیت میں سے ایک ہم
ہی بدنصیب ہیں جن پر دنیا بھر کے ظلم ہم پر ہو رہے ہیں اور ہم زبان نہیں ہلا سکتے۔ شہزادے معاف
کیجیو تیرا دور حکومت ہمارے واسطے قیامت ہو گیا۔ گو ہم پرند سہی مگر مخلوق
ہونے کے اعتبار سے تیرے برابر ہیں۔ ہمارے جسم میں بھی روح ہے اور تکلیف کا احساس ہم
بھی ویسا ہی ہے جیسا تیری اور رعیت میں۔ افسوس کہ دھاک سنکر ہم نے
اپنے وطن عزیز اقارب سب چھوڑ کر اور تیری سلطنت میں آباد ہوئے مگر ہم
مٹھی بھر پرند اس سزا کے مستوجب اور ایسی برے قابل نہ تھے جو تیری حکومت
میں آ کر بھگتنی پڑی۔ بسیا کی لڑکیاں ہماری جانی دشمن ثابت ہوئیں۔ ان کو ہماری
پیاری جانوں کی ذرا پروا نہیں۔ ہم کو قید کریں۔ ہمارے پر نوچیں بھوکا رکھیں پیاسا
ماریں اور آنکھ پر میل تک نہ آئے! اے شہزادے ہم تیرے دیس میں آ کر لٹ
گئے۔ تیری بے رحم رعیت نے ہمارے کلیجے کے ٹکڑے ہم سے جدا کئے۔ شہزادی
ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہم سے چھین لئے جائیں۔
آہ شہزادے! وہ تیرے نزدیک جانور فضول چیز بدتر مخلوق ہوں مگر

رہی تھی ماتا کی ماری دور دراز سے ہم چار روا نے چرا چھپا چک کر آتی اور بچے کو بیٹ
میں ٹھال دیتی تھی مغیرہ نے بچے کو بہلانے کو ایک یہی ذریعہ سوچا چڑیا دانے کو
تلاش میں ادھر گئی مغیرہ نے بچہ اتارا اپنے بچے کو ہاتھ میں دیدیا تھا میاں کے
ہاتھ میں چڑیا آگئی غریب چڑیا بیٹی تو بچہ نذار کو چین چین کی آواز سنکر ادھر آئی ہر چند
چیخی چلائی روئی پیٹی منت کی سماجت کی مگر اب کیا بچہ ملنے والا تھا گرمی کے
دن مٹھی میں بھینچا ہوا بچہ کو چار منٹ میں گھٹ کر مر گیا۔

اتنے میں مغیرہ کا خاوند بابا جی سے ایک حکم نامہ لکھا آیا جس میں جو نوں میاں بیوی
کو شہزادی بلقیس نے یہ ہدایت کی تھی۔

سنا ہے کہ ان بے زبانوں پر تمہارا ظلم حد سے زیادہ گذر گئے اب بھی احتیاط
کرو سمجھے نہیں گیا چند روز کے زندگی کے واسطے دین و دنیا غارت نہ کرو تمہاری
سب خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں اور برابر پہنچیں گی جس وقت ہم نے تم کو
سزا میں پکڑ لیا تو کچھ نہ ہو سکیگا۔

## چپ کی داد

(۴)

ماہ محرم کی اکیسویں تاریخ مغیرہ کے واسطے قیامت تھی دودھ پیتا بچہ لات کو

بھلا چنگا لے کر سوئی صبح کے وقت بخار میں ہل ہلا رہا تھا ہر چند دوائیاں دیں اور ڈھنڈائیاں ملائیں مگر لمحہ بلمحہ اور ساعت بساعت بچے کی حالت ابتر ہوتی گئی دوپہر سے پہلے پہلے برس سوا برس کا کھیلتا مالتا بچہ ہاتھوں میں آ گیا دنیا بھر کے جتن کر ڈالے مگر ٹوٹی کو بوٹی کہاں سے بخار بخار کے ساتھ سانس اور سانس کے ساتھ بیہوشی کلیجہ پر چھریاں چل رہی تھیں بچہ جو دودھ پلا دیا اور تکیہ ٹکا کر کلیجہ سے لگائے بیٹھی تھی اور گڑگڑا گڑگڑا کر تندرستی کی دعائیں مانگ رہی تھی دفعتہً بچہ کلبلایا میاں میاں لیکن بھی کھکار چمکاری تھی بچہ کو ایک ہچکی آئی ہاتھ پاؤں کا نپنے اور تڑپ تڑپ کر صغریٰ کے ہاتھوں میں سرد ہو گیا۔

ہوٹا ماز کے گورا چٹا گلگتھنا سا بچہ جس کو دیکھ کر غیروں کو پیار آتا تھا چند گھنٹوں میں صغریٰ بد نصیب کی گود ہمیشہ کے واسطے سنسان کر گیا دیوانہ وار چاروں طرف پھرتی ننھی ننھی جوتیاں منے منے کھلونے اٹھاتی سر پر رکھتی آنکھوں سے لگاتی ہمکا ہمک کر گود میں آنا اور گلے میں ہاتھ ڈال کر لپٹنا دل سے نہ جاتا تھا پورے بیس روز اسی طرح زندگی بسر کی صغریٰ کا دوسرا ہفتہ تھا جب بچہ کا ہاتھ پکڑے باغ میں ٹہل رہی تھی جھٹ پٹا وقت تھا اور چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا ٹہلتے ٹہلتے گھاس کے اس قطعہ پر پہونچی جہاں وہ چھوٹا سا بچہ گھٹنوں بیٹھا کھیلتا تھا بچے کی ماں نے ایک بھینس کیا کہ گوئی

اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی تھی میں ایک جانب خدا جانے کب سے چھپا بیٹھا
تھا بڑی لڑکے کا قدم رکھنا تھا کہ سانپ نے جیسے پھن اٹھا کر کھڑا ہوا اور پھر آگے
کو چلدیا بچہ دم زبان سے اتنی بات نکلی کہ ہائے اماں سانپ نے ڈس لیا
ماں اور وہ ماں جو ایک صدمہ سہہ نہ سکتی تھی یا حق کلیجے کے ٹکڑے سے دوڑ کر چمٹ گئی
چاہا بہت کہ بچے کو سنبھالے مگر نہ سنبھل سکا گرا اور گرتے ہی ہاتھ پاؤں پٹخنے لگا
بدنصیب ماں کی نگاہ اپنے لال کے چہرے پر تھی بدن سُن ہوگیا تھا اور حواس
باختہ تھے بچے کا سر ماں کے زانو پر تھا کبھی اسکو دیکھتی تھی کبھی آسمان کی طرف
منہ اٹھا اٹھا کر دعائیں مانگنے لگی ہونگی بچہ نے ماں کے چہرے کی طرف آخری دفعہ حسرت
آمیز نظر ڈالی کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان نے یاری نہ دی دونوں ہاتھ اٹھا کر ماں کے
گلے میں ڈال دئے ایک ہچکی آئی اور رخصت ہوا۔

بہت دیر تک ٹکٹکی باندھے بچہ کو دیکھتی رہی جب یقین ہوگیا کہ یہ باغ
جس کی محنت سے لگایا تھا زمین برابر ہوا اور جو بچہ ابھی انگلی پکڑے ساتھ ساتھ ٹہل
رہا تھا ہمیشہ کے واسطے سو گیا تو ایک چیخ ماری اور یہ کہتی ہوئی اٹھی۔

آہ دنیا تیرے ناپائیدار کلیجہ توڑ دیا

رات بھر تڑپتی رہی صبح کے قریب خواب میں ایک شخص کو کھڑا دیکھا جسکا نورانی چہرہ

ہ بزرگ ہو کر ظلیل تھی مغیرہ کی طرف اس نے انگلی اٹھائی اور اسی طرح شروع
کیا سنگدل مغیرہ! تو اس سے زیادہ سزا کی مستوجب تھی تو نے جیسے جیسے
ظلم دنیا میں ڈھائے اب ان کی بازداشت تجھکو بھگتنی باقی ہے تو نے ان معصوم بچوں کو
جو سچ مچ تیرے یہاں چند روزہ مہمان ہیں کبھی وقعت کی نظر سے نہ دیکھا
تجھکو نہیں معلوم کہ انکو اپنی آیندہ زندگی میں کیا کیا مصیبتیں آنے والی ہیں۔ انکی خوشی اور
فارغ البالی کا زمانہ ہی چند روز تھے مگر تم دونوں میاں بیوی نے کبھی محبت کی نگاہ نہ ڈالی
اور اس بے فکری کے وقت کو جو تمام عمر میں انکے واسطے غنیمت تھا کبھی خوشی سے نہ گزرنے دیا
اے ظالم ماں باپ یہ غریب بچیاں جو یہاں کی چڑیوں کی طرح تمہارے یہاں چہک رہی تھیں
عنقریب تم سے رخصت ہونے والی ہیں طرح طرح کی تکلیفیں اور تفکر و رنج و غم ان کے
سر پر ہیں مگر یہ غریب لڑکیاں یہ سیدھی سادی ہیں۔ اپنے بچپن کو کیا خاک یاد کریں گی یہ کہنا کیا
بیجا ہو گا کہ ہمارا تو بچپن بھی تکلیفوں ہی میں گزرا۔ اچھا کمار اور ظالم مغیرہ! تو نے
لڑکوں کو ہر قسم کی عیش کرائے اور آرام دئے مگر ان بدنصیبوں کی راحت کا کبھی خیال
نہ آیا بچی کبھی سالن میلے کچیلے کپڑے الٹا ہی تھا تو نے قیمتی کپڑے لڑکوں نے کم
اے شقی القلب تجھکو یاد ہو گا کس طرح وہ چڑیا اپنے پیارے بچے کو بھرا رہی تھی
اور کس محبت سے وہ بچہ پر پھیلا پھیلا کر اور پھڑک پھڑک کر اس کی طرف جھکتا

رہا تھا تو دنے محض اپنے بچے کو خوش کرنے کے واسطے اس کی جان لی۔ کیوں نہ متغیر کرے؟ چڑیا کو اتنا کیا کہتی ہو گی! کیا تو اور یہ بے زبان چڑیا ایک خالق کی مخلوق نہیں اے ناکار تو کسی ہمدردی کی مستحق نہیں یہ جو کچھ بھی تجھ پر بیتی دنیا کا دنیا میں ہے ابھی احکم الحاکمین کی بادشاہت کا دربار اور ایک منصف حاکم کرسی پر باقی ہے جہاں تجھ کو ان تمام بے رحمیوں اور بے انصافیوں کا جواب دینا ہے۔

## تعزیت نامہ

اینیم! نامۂ غم ملا۔ رنج والم ہوا۔ بجز صبر کے اور کیا کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو حظیرۂ قدس میں بمقام اعلیٰ اور درجہ بلند عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل اور اجر جزیل۔

بھائی زیادہ غم نہ کرو۔ ایک دن آرہا ہے کہ ہم تم مرحومہ سے پھر ملینگے اور اس طرح کہ جدا نہ ہونگے خدا کرے پھر وہ ملاقات مسرت خیز ہو۔

اب ہم پر مرحومہ کا یہی حق ہے کہ ایصال ثواب لوجہ اللہ کریں اور محبت و خلوص کے ہاتھ دعائے مغفرت کے لئے درگاہ ارحم الراحمین میں اٹھا لیا کریں۔

اے خدا۔ اگر "ہاں" پر تجھے اختیار ہے تو زبان پر ہمیں عطا فرما کہ بجز شکر و صبر و استطاعت آمیز گفتگو تجھ سے نہ کریں۔ ہاں اے مالک الملک! اگر تیری مرضی ہے کہ

تجھے قدرت ملے تو دنیوی مصائب میں تسلیم و رضا پر ہمیں ثابت قدم کر دے تاکہ تیرے قہر سے بچکر مورد الطاف مہربن جائیں اور یہ مادّی پریشانیاں اور یہ فرقت الحباب آئینہ عبرت بنکر روحانی مسرت اور مسرت دائمی میں تبدیل ہو جائیں۔ آمین۔

خاک نشین - آزاد

# سپاس نامہ

مصطفیٰ نواز! تسلیم

آم ملے اور خوب ملے شکل و صورت کے پاکیزہ اور بو باس کے اچھے انھیں کھاتا ہوں تو محبت کا مزہ پاتا ہوں اور آپ کی یادیں بار بار ہونٹوں سے لگاتا ہوں۔

حیرت میں ہوں اس محبت کا بدلہ کیا ہو۔ بجز ایک اُس کے جو آپ کی محبت کی طرح دنیوی آلودگیوں سے پاک ہو لیکن آہ کہ اس پر اپنا قبضہ ہی نہیں ہاں اب اتنا اور کرم ہو کہ میرے ناچیز تشکرات قلبی کو قبول فرماکر ممنون کیجئے۔ والسلام

بندۂ شاکر آزاد

# شکایت نامہ

بکلاہ زنا مہربان۔ تسلیم و نیاز

ہم نیاز مندے مرسل خدمت کر گئے ۔ بدقسمتی سے ہم محروم التفات رہا ایک
خط بھی خیال تھا کہ ہم مجھ سے ناراض ہیں خدا کرے اس کی تعبیر الٹی ہو۔
بظاہر میری خطا کچھ نہیں ۔ بجز اس کے کہ آپ کے دم محبت کا ہی دماغ میں
سما رہا ہے لگن ہی باعث عتاب ہے تو اپنی اصلاح مشکل ہے اور اگر کچھ اور بات
ہے تو بیان فرمائیے اور سزائے سکوت کی تاب نہیں ۔ ع

یا رب مباد کس را مخدوم بے عنایت

مہجور و معتوب (ل)

## خطبۂ وداعی

حضرات! آج ہم سب اس قدر افسردہ اور غمگین حال لیے یہاں کیوں جمع ہیں
وہ کون خیال ہے جو ہمیں پریشان کر رہا ہے اور وہ کون جذبہ ہے جو ہمیں از
خود رفتہ کیے دیتا ہے ۔ الجواب آج ہم اپنے حقیقی مربی ، مخلص سرپرست سچے
ہمدرد اور قابل تکریم اور واجب التعظیم استاد سے جدا کیے جا رہے ہیں ۔
جن کی محبت حکمت آمیز اور جن کا غصہ حکمت آموز تھا ۔

آپ ہمارے اخلاق کے مصلح اور قوت حافظہ و مدرکہ کے محافظ و بانی تھے
آپ کا لطف و تبسم بہار ہر سو کی دلوں کو شگفتہ کر دیتا تھا اور آپ کا معنی خیز عتاب

ہماری سرکشی کی سرکوبی کرتی تھا علم و اخلاق کے دفتر کے دفتر آپ کے ادائے گفتار میں مضمر تھے اور فنون کے دریچے دشوار گذار مرحلے آپ کے لطیف اشارات سے طے ہو جاتے تھے۔

ہمارے لئے سہارے تعلیمی اور اخلاقی باپ کے جانشین رہبر اور علمی پیشوا ہم شرمندہ ہیں اس لیے کہ احسانات کا شکریہ قولاً عملاً کسی طرح ادا نہ کر سکے۔ ہماری آخری درخواست یہ ہے کہ آپ ہماری بے ادبیوں کو معاف کریں اور اپنی دعاؤں سے جدا نہ ہونے دیں۔ ع بسلامت روی و باز آئی۔

ہم ہیں آپ کے حلقہ بگوش شاگرد
طلبائے مدرسہ عالیہ برطانیہ اٹیہ

# خطبۂ وداعی کا جواب

پیارے بچو اور ہونہار لڑکو!

تمہارے مودبانہ جذبات اور محبانہ احساسات کا شکریہ ادا کرتا ہوں تم نے میری بہت عزت افزائی کی میری خوشی و ناخوشی کا خیال رکھا بے شک تمہاری محبت کا قلب پر اثر پایا ہوں میں روحانی طور پر تم سے ہرگز جدا نہیں ہو سکتا جب جب میں کسی جگہ بچوں کو مدرسہ جاتا ہوا دیکھوں گا تو تمہارا خیال میرے دل کو تمہاری یاد دلائے گا

ناسخ: الفاظ نو بہت پابند ہیں۔ کلام میں اثر کم ہے۔

آتش: کی آتش بیانی مشہور ہے ناسخ سے

خالی تجھے لباس سے یعقوب ہو گیا
یوسف بغیر کون یہاں کارواں نہیں

آتش: جرس کے ساتھ ہمارے ہیں نالے
تیر عزیز یوسف کا عاشق کاروانی ہے

میر درد: صوفیانہ شاعری کے لحاظ سے اردو کے حافظ ہیں

حجاب رخ یار تھے آپ ہی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا

مومن: میں بانکپن ہے

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

ولہ

لگی غفلت سے بار آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

ذوق: کے کلام میں صفائی، چاشنی اور محاورہ بندی ہے

جاتے ہوائے شوق میں ہیں اس چمن سے ذوق
اپنی بلا سے باد صبا اب کبھی چلے

انیس: رزمیہ شاعری کے بادشاہ ہیں۔ خوبی بندش، فصاحت، تنوع مضامین آپ کے کلام کے خاص جوہر ہیں۔

دبیر کے یہاں لفظی زور شور بہت ہے

حالی: قومی اور اخلاقی شاعری کے علمبردار ہیں۔ ابتدائے عمر میں عاشقانہ رنگ رہا تھا

قدرت کی تصویرین ہین فلسفہ کی جھلک بھی کہین کہین خوب ہے۔

اجل کی نیند مین بھی خواب ہستی گر نظر آیا ؛ تو پھر بیکار ہے تنگ آکے جینے سے مر جانا

زندگی کیا ہے عناصر مین ظہور ترتیب ؛ ولہ موت کیا ہے انھین اجزا کا پریشان ہونا

دفتر حسن پہ مہر ید قدرت سمجھو ؛ ولہ پھول کا خاک کے تودے مین نمایان ہونا

باغبان نے یہ الم کھا کے ستم ایجاد کیا ؛ آشیان پھونک کے بلبل کو بہت یاد کیا

لذت درد دم معراج دکھانے کے لئے ؛ مجھکو بسمل تجھے اللہ نے صیاد کیا

کیا خوب کہا ہے۔

مے کے قطرے کیا تھے جب تک خم مین تھے ساغر مین تھے

میرے ہونٹون تک پہونچنا تھا کہ طوفان ہو گئے

اقبال ۔ دور جدید کے سب سے بڑے شاعر ہین کلام مین درد وحدت فلسفہ و اخلاق
حب قوم و وطن جابجا نمایان ہے اسلوب بیان مین غالب کا رنگ غالب ہے۔

حسن ازل کی پیدا ہر چیز مین جھلک ہے ؛ انسان مین وہ سخن ہے غنچے مین وہ چٹک ہے

یہ چاند آسمان کا شاعر کا دل ہے گویا ؛ واں چاندنی ہے جو کچھ یاں درد کی کسک ہے

انداز گفتگو نے دھوکے دیے ہین ورنہ ؛ نغمہ ہے بوئے بلبل بو پھول کی چہک ہے

ولہ

وداع غنچہ مین ہے راز آفرینش گل ؛ عدم عدم ہے کہ آئینہ دار ہستی ہے

ع - تو اور ایک وہ نہ شنیدن "کہ کیا کہوں"۔

(ب) تصوف سے

ہر چند سبک دست ہوئے بت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگِ گراں اور

بیشک فنا نفی ہوئی بغیر حصولِ مطلوب معلوم کس قدر اپنی تحقیق سمجھے

ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے ہیں

(ج) ۱- فلسفہ سے

مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے خونِ گرمِ دہقاں کا

(دہریت کا جواب اسی علم کا سبب ہے) ۲ - سے

ضعف سے گریہ مبدل بہ دمِ سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

مضمون کو کس خوبی سے سائنس کی روشنی میں جلوہ گر کیا ہے۔

(د) اخلاق سے -

نہ کہو گر برا کرے کوئی
نہ سنو گر برا کہے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

(ہ) عاشقانہ سے -

ہے بسکہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات — دے اور دل انکو جو نہ دے مجھکو زباں اور

(و) رندانہ اور خمریات سے

قرض کی پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہاں — رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

صرف بہائے مے ہوئے آلات میکشی — تھے یہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے

(ز) شوخی سے

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد — یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

آتا ہے داغ حسرت دل کا شمار یاد — مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

(ح) بلاغت سے

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم — گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

(ط) سہل ممتنع سے

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق — وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

دیکھئے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض — اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

(ی) جدت تشبیہ سے۔

تجھ سے قسمت میں مری صورت قفل ابجد — تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

(   ) ندرت تشبیہ سے

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج — شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

ہستی کو شمع سے تشبیہ دینا کس قدر طبی تحقیقات کے مطابق ہے۔

(ل) شگفتگی استعارہ سے

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا — بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا

(م) معنی در معنی سے۔

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق — ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد

ساقی اولاً سوالیہ ثانیاً حسرت آمیز لہجہ میں کہتا ہے۔

(ن) دقت پسندی سے

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا — کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

کاوکاو سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ — صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

(س) جدت ادا سے

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں — شب فراق سے روز جزا زیاد نہیں

رات کو مے پیے ہوئے ساتھ رقیب کو لئے — آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ خدا کرے کہ یوں

(ع) رشک سے۔

قیامت ہے کہ ہووے مدعی کا ہم سفر غالب — وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار
اے کاش جانتا نہ تری رہگذر کو میں

ولہ دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے
میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

غالب تلاش یار میں سرگرم ہوئے ہیں لیکن رشک کی وجہ سے غیروں کے سامنے معشوق کا نام تک لینا نہیں چاہتے لہذا کہتے ہیں ع

ہر اک سے پوچھتا ہوں کہ جاؤں کدھر کو میں

## رحم کی عدالت میں بے زبانوں کا استغاثہ

ایک شب کو میں حیوانات کے ساتھ حضرت انسان کے سلوک پر غور کر رہا تھا اور مختلف اقوال و افعال کے موازنہ میں غرق تھا کہ خواب کی سی حالت طاری ہو گئی متخیلہ نے ان تمام امور کو مجسم کر دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عالیشان عمارت ہے جس کی چمک دمک آفتاب کی آنکھ مارتی ہے اور جس کی بلندی آسمانوں کو پست کرتی ہے اس کے صدر دروازہ پر بخط طغرا یہ الفاظ منقوش ہیں۔

## بارگاہ رحم

کارفرمایان کے جسم ظاہر سے پنہاں ہیں۔ لیکن تحریر قلم اور آواز تقریر و خطابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تمام امور علی وجہ الکمال انجام دیے جاتے ہیں۔ میں ششدر کھڑا تھا دیکھا کہ ایک جانب سے جانوروں کی فوج چلی آتی ہے سیکڑوں طیور اڑ رہے ہیں پیچھے پیچھے

جگنو بھی انکے ساتھ ہیں بھینس بکری گھوڑا گدھا۔ ہرن کتا شیر چوہے
چیونٹیاں یہ سب ہمراہ ہیں بندر، اونٹ گائے اور بہت سے ایسے جانور
جنکے نام سے میں واقف نہیں چلے آرہے ہیں۔
یا اللہ یہ کیا قصہ ہے کیا جھگڑا ہے کیا حشر برپا ہے لیکن ایک دہائی ہے سرکار کو دہائی ہے
سرکار سے یہ آواز آنے لگی میں نے بڑھ کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ الامان یہ استغاثہ
کرنے آئے ہیں۔ قبہ نور سے ایک شخص نورانی لباس میں نکلا جنہوں نے ان سے کہا کہ
اپنا استغاثہ لکھاؤ چنانچہ یہ مضمون معرض تحریر میں آیا۔

حیوانات مطلق باشندگان بر و بحر مدعیین بنام افراد حیوانات ناطق بنی آدم خلیفۃ اللہ ساکنان ربع مسکون مدعا علیہم

جرائم مختلفہ ۔ دفعات مختلفہ ۔ تعزیرات اخلاق تدارک

جنابعالی حاکم العدالہ

عرض ہے کہ حیوانات ناطق ہم پر بہت سے مظالم ہیں جس سے ہم تنگ
آگئے ہیں ایک دو ہوں تو حضور کی سمع خراشی کریں
قتل عمد ۔ سرقہ ۔ خیانت مجرمانہ ۔ ڈکیتی ۔ مار پیٹ نقصان رسانی
حبس بیجا ۔ ازالہ حیثیت عرفی جبر و تشدد کہاں تک گنائیں ڈھونڈا رو ہیں لہذا براہ عدل داد

اور چاروں طرف لیے ہوئی نیچی تسبیح پھرتے ہیں خدا نہ کرے کہ بین المیوں کو جبلا بعد
ہوں۔ چوہے نے کہا کہ اینٹی ریٹ اور سم الفار ایسی چیزوں سے میری نسل کو
برباد کرتے ہیں اور مارنے پھیلانے کا بہتان مجھ بے چارے پر لگاتے ہیں اپنے
گناہوں پر نظر نہیں کرتے۔ چیونٹی نے کہا کہ اینٹی ٹو فل اسپرے اور قیامت نما فلٹ سے
مجھے پائمال کرتے ہیں۔ کھٹمل نے کہا کہ اگرچہ میرا دُنیا ہمسایہ ہوں تاہم مجھ سے بھی
نہیں چوکتے۔ تمازت آفتاب۔ آب جمیم اور آتش سوزاں سے
میری تعذیب کرتے ہیں۔ چڑیوں نے کہا کہ ہماری اولاد کو بہ لامحت چھے
ڈاکہ ڈالکر لوٹ لیتے ہیں۔ اسی طرح سے اور بہت سے جانوروں نے اپنی
اپنی بپتا سنائی۔ عبدالملک نے سب علیہم سے جواب طلب کیا بہت سے اہل لوگ کے
منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں البتہ بعض بعض مقتدر افراد جواب دینے کے لیے اٹھ کر
حضور والا جانوروں کے بیانات حد سے زیادہ بڑھے ہوتے ہیں۔ البتہ
بعض امور تو ضرور قابل تسلیم ہیں جنکے ہمارے بعض نوجوان بھائی مرتکب ہیں
اور بعض بعض غلط فہمیوں سے افترا پرداز ہیں۔ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است — چوں بار ہمی برد عزیز است
گاوان و خران بار بردار — بہ ز آدمیان مردم آزار

جلیکہ تم جو پانی میں ہوتے ہیں مر جاتے ہیں۔ اور ہماری تنفس کی راہ سیکڑوں جراثیم
داخل بدن ہو جاتے ہیں تاہم قدرت بوجہ غایت محبت ہمیں یہ سب اختیارات
دیتی ہیں۔ بادی النظر میں نقصان ہے حیوانات و نباتات کا لیکن فی الحقیقت
فائدہ ہے۔ ان کا بھی کیونکہ انھیں بطریق اکل۔
شے اشرف کا جزو بدن بنا کر مرتبہ نزول سے مرتبہ عروج کو پہونچایا جاتا ہے
اور غرض کیلئے ہم لوگ اگر انھیں استعمال میں نہ لائیں تو کیا ہو وہ وبا۔ وہ [illegible]
وہ قحط الرجال۔ وہ قحط الملکات اور وہ قحط الطعام ہو کہ خدا کی اور بندے
ہاں اگر قدرت یہ اختیارات ہمکو عطا فرما کر ظالم ٹھہراتی تو ہم عرض کرتے ہیں
کہ تمام سباع اور اشیاء سمیہ کے پیدا کرنے سے بھی یہ الزام اسپر عائد ہوتا
ہے اور جب یہ علی السبیل الترقی ہم کہہ سکتے ہیں کہ فنا و ہلاک
کن بہ سبب موت طبعی بھی ایک ظلم ہے۔ ثانیاً یہ حیوانات
بھی جب قابو چلتا ہے ہمیں نہیں چوکتے ودان البطن ہمارے جسموں میں
بیٹھکر جراثیم امراض ہمارے خون میں سرایت کر کے ہمیں ہلاک کرتے ہیں
بعض کیڑے ہماری کتابوں کو۔ بعض ہمارے کپڑوں کو بعض ہمارے مکانوں
کو برباد کرتے ہیں۔ بعض طیور ہماری فصلوں کو اجاڑتے ہیں۔ ہماری کھیتوں پر

چھپا پا مارتے ہیں تاہم ہم ان پر کوئی نالش نہیں کرتے۔ تو کیا اب بارگاہ
رحم میں بروئے انصاف ان کا استغاثہ ہم پر نامناسب نہیں۔ کیا
اس سے صراحتاً ہماری حیثیت عرفی کا ازالہ نہیں ہوتا۔ ہماری شان
انسانیت کو بٹہ نہیں لگتا۔

یہ تقریریں ہو ہی رہی تھیں حتی کہ حکم ہوا کہ اچھا فلاں تاریخ حکم سنانے کیلئے مقرر کی جاتی ہے
حکم سنانے کی آواز میں اس قدر گھبرایا کہ خواب سے چونک پڑا۔ اب دیکھتا ہوں
کہ نہ وہ عدالت ہے نہ عمارت نہ جج ہے و قدم نہ بحث و مباحثہ وہی میں اور
میری وہی گھڑی اندھیری رات اور بیکسی۔

کسی شے کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا اسی وقت ممکن ہے جب اس کی حسن و قبح سے
آگاہی ہو۔ جو جانچ پڑتال اور آزمائش سے حاصل ہو سکتی ہے۔ سونے چاندی اور موتی اور جواہرات
کا کیا ذکر ہے ایک دمڑی کی ہنڈیا بھی لیتا ہے تو اسے ٹھونک بجا کر آزما لیتا ہے۔
تجربہ کار اور ماہران فن نے اشیائے مختلفہ کی جانچ کے لئے مختلف طریقے مقرر
کئے ہیں۔ بعض چیزیں اپنی ظاہری صورت یا خوشبو یا ذائقہ یا کسی خاص
حواس خمسہ ہی سے پہچان لی جاتی ہیں۔ بعض کانٹے میں تول کر پرکھی جاتی ہیں۔ بعض
آگ میں تپا کر یا کسی کیمیائی طریقے سے تیزاب وغیرہ میں ڈال کر۔ بعض سختی سے کسی

اکثر ایسی چیزیں ایجاد ہوئی ہیں جن سے اسی طرح استعداد ذہنی اور قوائے عقلیہ جانچنا آسان ہو۔ تقریر
و تحریر سے ہوتی ہے جو تعلیمی دنیا میں امتحان کے نام سے مشہور ہے۔

ہر درسگاہ میں ماہوار، سہ ماہی، ششماہی امتحانات کا طریقہ رائج ہے۔ یہ امتحانات معلم و متعلم دونوں
کے لئے مفید ہیں۔ معلم کو طلباء کی دماغی نشوونما اور ضرورت کا اندازہ ہوتا رہتا ہے اور اسی کے
مطابق وہ اپنی ہدایت اور درس و تدریس میں رد و بدل کر سکتا ہے۔ طلبہ اپنی خامیوں
اور کمزوریوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور اسی طرح ان کے رفع کرنے میں مناسب کوشش کر سکتے ہیں۔ ان کے
علاوہ ایک امتحان اختتام سال پر ہوتا ہے جو ایک معیار ہے۔ مدارس کی ہر جماعت کے لئے
سررشتہ تعلیم نے دماغی استعداد کا ایک معیار مقرر کر رکھا ہے۔ سالانہ امتحان کا مقصود
اس امر کا اندازہ لگانا ہوتا ہے کہ طلبائے قوائے دماغ معیار مقررہ پر پہنچ گئے یا نہیں۔
جو طالب علم اس معیار پر پورے اترتے ہیں انھیں اوپر کی جماعت میں ترقی دی جاتی ہے
تاکہ وہ تعلیمی میدان میں آگے قدم بڑھائیں۔ جن میں کمی پائی جاتی ہے وہ اسی جماعت
میں رکھے جاتے ہیں تاکہ از سر نو کوشش کریں اور مقررہ استعداد بہم پہنچانے کے بعد
آگے بڑھیں۔ یہی غرض بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات سے بھی ہوتی ہے۔
اکثر طلباء امتحان کے متعلق ایک غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں جو جس قدر جلد رفع ہو جائے
اچھا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی جملہ تعلیم کی غرض و غایت ایک جماعت سے دوسرے درجہ میں

ترقی پاتا یا یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرنا ہے لہذا انکی نگاہ میں ناہموار اور ششماہی امتحانات
کی کوئی وقعت اور اہمیت نہیں۔ امتحانات کے موقع پر وہ ہر طرح کی غفلت اور
لاپروائی برتتے ہیں۔ اور تمام کوشش سالانہ امتحان کے وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں
سالانہ امتحان کا زمانہ لازمی طور پر انکی سخت جدوجہد اور سرگرمی کا زمانہ ہوتا ہے
کہ طلبا جو تمام سال خواب غفلت میں پڑے رہے ہیں اور جنہوں نے کتاب الٹ کر
نہیں دیکھی اسوقت چونک پڑتے ہیں۔ رات دن مطالعہ کتب کا مشغلہ رہتا ہے نہ کھانے کا
ہوش رہتا ہے نہ کسی سے بات چیت کرنے کا۔ بس وہ ہیں اور کتاب۔ کبھی چار بجے
شام سے بیٹھے تو رات کے دو بجا دیے۔ کبھی بارہ بجے سے بیٹھے تو صبح کر دی۔ بعض تو رات
رات بھر خبر لیتے ہیں۔ اس اندھا دھند دماغی محنت کا نتیجہ تندرستی کے لیے اچھا
نہیں ہو سکتا۔ کمزور بیمار پڑ جاتے ہیں۔ جنکے قوائے مضبوط ہیں تو خستہ و پریشان
نظر آتے ہیں۔ اور ایسے وقت میں جبکہ تر و تازگی لطف بخش اور تندرستی کی بہت
زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ دماغ پراگندہ قوائے مضمحل جسم کمزور اور طبیعت
افسردہ رہتی ہے۔

طلبا کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ جس طرح اعضائے جسمانی بتدریج نشو و نما پاتے اور
طاقت حاصل کرتے ہیں اسی طرح قوائے دماغی بھی رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوتے ہیں۔ اگر

کوئی شخص سال کے گیارہ مہینے کاہلی اور بیکاری میں بسر کرے اور ایک مہینہ دن و رات ورزش میں مصروف رہے تو کیا اس کا لازمی نتیجہ بیماری اور اعضاء کی کمزوری نہ ہوگا؟ پھر ہم کیونکر امید کر سکتے ہیں کہ نو مہینے غفلت میں بسر کرکے اور دماغ کو خالی رکھ کر ہم ایک ماہ شب و روز دماغی ورزش کر کے استعداد معینہ حاصل کر لیں گے؟ کیا قوی دماغی بجائے قوی ہونے کے اس طریقہ سے زیادہ کمزور نہ ہو جائیں گے؟ ایک انگریزی ضرب المثل ہے کہ "اگر روپیہ اور اشرفیاں بچانی ہیں تو اپنے پیسوں سے ہوشیار رہو"

تعلیمی معاملات میں بھی یہی صورت صادق آتی ہے اگر سالانہ امتحان میں کامیابی کی آرزو اور ضرور ہونی چاہئے تو نہ صرف ماہوار اور سہ ماہی امتحان کی فکر ضروری ہے بلکہ ہر روز ہر گھنٹہ میں ایک امتحان ہوتا ہے اگر ان امتحانات میں وہ کامیاب ہوتا ہے تو ماہوار اور سالانہ امتحانات کے لئے کسی خاص تیاری کی ضرورت نہیں ان میں کامیابی یقینی ہے۔

المختصر یہ کہ غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ امتحان کے زمانہ میں بعض طلباء جائز و ناجائز کی تمیز سے بے پروا ہو کر طرح طرح کے ناجائز طریقے حصول کامیابی کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ پرچہ سوالات بہم پہنچانے کی فکر میں دیتے ہیں۔ خاک چھانتے پھرتے ہیں اور اپنے والدین کی گاڑھی کمائی اور اس سے زیادہ قیمتی چیز اپنا ایمان اور دم دل کم

وقت برباد کرتے ہیں بعض استادوں کو پرت نشان کرتے ہیں اور ضروری سوالات
کے لئے محنت و خوشامد کرتے ہیں اگر اڑتی پڑتی کوئی خبر سن لو تو
انکے جوابات ماہرین سے لکھوا کر حفظ کرتے ہیں بعض امتحانی
کمرہ میں خلاف دیانت طریقے عمل درآمد کرنے پر آمادہ ہو جاتے
ہیں جو لازمی نتیجہ عادات و اخلاق کا خلل و رسوائی اور عمر عزیز کا
برباد ہونا ہے اسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ امتحان کے بعد اکثر طلباء
ممتحن صاحب کے پاس دوڑ دوڑ کر پہنچتے ہیں اور انکے کام میں
مزاحم ہوتے ہیں اگر نمبرات حسب منشا نہ ملے تو بے ایمانی
بخل ظلم اور سنگدلی سے تعبیر کرتے ہیں اکثر انھیں صاحب پر
الٹی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور سفارش بہم پہونچاتے ہیں غرض
ہر طرح رشوت دوانی کے راستے اور پرت نشان ہوتے ہیں انھیں معلوم
ہونا چاہئے کہ امتحان ہوتا ہے قوائے عقلیہ اور اوصاف ذہنیہ کی نشوونما
جانچنے کو جو روزانہ متواتر دماغی ورزش کا نتیجہ ہو دو چار سوالات کے
جوابات حفظ کر لینے سے نہ دماغ ترقی کر سکتا ہے نہ امتحان کی
کسوٹی پر پورا اتر سکتا ہے اگر ان ذرائع سے انھیں مدارج اعلی

میں ترقی قائم ہو گئی تو اسکا نتیجہ انھیں کے لئے مضرت رساں ہے کسی
کمزور شخص کے جسم پر دس من کا بوجھ لاد دیا جائے تو وہ اسکے نیچے دب کر رہ جائیگا
اور جنبش تک نہ کر سکیگا اسی طرح جو کتابیں اور مضامین دماغی استعداد سے
بالاتر ہیں انکے مطالعہ سے دماغ کو پامال کرتا ہے پیتل پر ملمع کرکے سونے
کی جگہ اگر چلا بھی دیا تو تابہ کے جس وقت تاؤ دیا جائے گا قلعی کھل جائیگی
بہتر یہی ہے کہ بجائے دماغ کو کمزور کرنے کے اسکی تقویت کی طرف
توجہ کی جائے اور استعداد کو مدنظر رکھنے کی کوشش کی جائے الغرض ماہرین
تعلیم موجودہ طریق امتحانات کے مخالف ہیں اسلئے کہ ہر گز یہ
امتحانات بجائے تعلیم میں ممد و معاون ہونے کے قطعی مضر رساں
ہیں جب تک حصول ڈگری کا دار و مدار امتحانات میں کامیابی پر ہے
اسوقت تک لازمی طور پر معلم و متعلم دونوں ہی کی سعی کا مرکز امتحانات
ہی رہیگا تعلیم بجائے قوائے دماغی کی نشوونما کے امتحانات کی تابع ہو
ہیں اور کتب کے وہی حصے توجہ سے پڑھے جائینگے جو امتحانات میں پوچھے
جانیکے قابل ہیں جب تک ان امتحانات کا سلسلہ جاری ہے رٹنے کی
عادت ترک نہ ہوگی طلباء نظر بایام امتحان سخت محنت کرتے ہیں جسکا نتیجہ

جب تک اردو کی کمزوری ہے لہذا تعلیم کے اعلیٰ غرض مفقود رہے گی -

علاوہ کے ہر ایک ان امتحانات سے استعداد ذہنی کا صحیح اندازہ ہونا محال

ہے اس لئے کامیابی اور ناکامیابی کا دار و مدار محض اتفاق پر رہ جاتا ہے اکثر

ہوتا ہے کہ جو باتیں سبق میں پڑھ گئیں وہی صحیح امتحان میں پوچھی گئیں

ایسی حالت میں ناقابل بھی کامیاب ہو جاتے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمام

پڑھتے رہے مگر جو باتیں امتحان کے لئے میں پوچھی گئیں وہ نگاہ سے نہ گذری تھیں

لہذا وہ طالب علم جنہیں کامیاب ہونا چاہئے تھا ناکام رہ جاتے ہیں

مزید برآں ممتحن کے بارے میں کوئی میزان یا اصول نہیں جس کے تول

تول کر نمبر دئے جائیں مختلف ممتحن ایک ہی جواب پر مختلف نمبر دیں گے

خود ایک شخص مختلف اوقات میں ایک ہی جواب پر مختلف جواب

دلچسپ کہ ممتحن ذرا سی غلطی پر نمبر کاٹ لیتے ہیں۔ اکثر اوقات ذرا سی بات

پر خوش ہو کر زیادہ نمبر دیدیتے ہیں لیکن دو چار نمبروں کی بیشی کچھ معنی

نہیں رکھتی اکثر ذہین اور قابل لڑکے امتحان کے وقت گھبرا جاتے ہیں یا کسی

اور وجہ سے ان کا دماغ پریشان رہتا ہے اور وہ صحیح جواب نہیں دے سکتے

جس کا نتیجہ ناکامیابی ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر ذکی طالب علم لینے کے بعد

استعداد اور قابلیت نہیں رکھتے جو اس ڈگری سے مقصود ہو سکتی ہے
اسی طرح اکثر ناقابل طلبا ہر طرح ڈگری پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کیا یہ
تعلیمی نقطۂ نظر سے زیادہ مفید نہ ہوگا کہ سال کا ایک قیمتی حصہ بجائے ان
لا حاصل امتحانات میں ضائع ہونے کے درس و تدریس میں صرف کیا جائے
اس میں شک نہیں کہ یہ اعتراضات قابل غور ہیں اور کسی حد تک صحیح بھی تسلیم
کئے جا سکتے ہیں معترضین کو یہ نہ بھولنا چاہئے کہ کسی طریق عمل پر
نکتہ چینی کرنا آسان ہے اور اس سے بہتر تجویز کرنا دشوار حتی الامکان
کوشش یہی کی جاتی ہے کہ لیاقت و استعداد کا صحیح اندازہ کیا جائے مگر
ممتحن بھی انسان ہی ہیں اور دوسرے انسانوں کی طرح وہ بھی اس وقت
تک غلطی اور فروگذاشت کا ہونا صرف قرین قیاس ہی نہیں بلکہ ضروری
ہے جب ہر طالب علم ہوشیار ہو جاتا ہے اور طرز سوالات کے
ساتھ ساتھ طریق جوابات بھی بدل جاتے ہیں اگر ممتحن اس وقت کوئی ایسا
آلہ ایجاد کر دیں جو ذہنی قابلیت اور ناقابلیت کو صحت کے
ساتھ بتا دے جیسے آلہ مقیاس الحرارت گرمی اور سردی بتا دیتا ہے
تو شاید غلطیوں کا امکان باقی نہ رہے۔

بھی حاصل کر لیا جائے سو اچھی طرح پا لیا رکھنا چاہئے اگر ان امتحانات میں
اتفاق کے اتنے ہی امکان ہیں جتنا لاٹری کے ایک لاکھ ٹکٹوں میں
اپنے ٹکٹ کے برآمد ہونے کا اتنا لہذا اتفاق کے خیال کو قطعی نظر انداز
کر کے اپنی کوشش میں مصروف ہو کیونکہ دنیا دار الاسباب ہے
اچھے نتیجہ کے لئے اچھے اسباب پیدا کرنا لازم ہے چنانچہ محنت
لائیگاں نہیں اگر تم اچھی طرح سے باقاعدہ کوشش کی ہے تو یقیناً
کامیاب ہوگی ہے اگر نصیب دشمنان باوجود محنت و مشقت ناکامی کا
سامنا ہو تو سمجھو کہ کوئی خامی رہ گئی اور بجائے دل شکستہ ہونے کے
صبر و استقلال کو کام میں لائیں اور کف افسوس ملنے کے بدلے کمر ہمت
باندھیں اور میدان سعی میں پھر قدم زن ہوں

کام ہمت سے جوانمرد اگر لیتا ہے
سانپ کو مار کے گنجینۂ زر لیتا ہے

اگر تم امتحانات میں ہمت ہار گئے تو اس بڑے امتحان میں کیا کرو گے جو انہیں
دنیا میں قدم رکھتے ہی پیش آنے والا ہے جس کے یہ امتحانات
محض پیش خیمہ ہیں یہ دنیا دار الامتحان ہے ہر شخص جو اس میں داخل ہوتا ہے
کسوٹی پر کسا جاتا ہے اور ہر شخص اپنی کرتوت کو پرکھتا ہے

ہماری دوست دشمن یا رعا اغیار نیک نیے بھائی بہن اعزا واقربا اہل وعیال افسر وماتحت آقا وخادم سردار وپیر بادرا نیز وطن اہل عالم سب موقع موقع سے ہمارا امتحان لیتے ہیں مدارس امتحانات میں صرف چند با توں کے امتحان ہوتا ہے مگر زندگی کے امتحانے میں کہیں زیادہ دشوار مضامین ہوتے ہیں شکل وشمائل صحت وتندرستی حرکات وسکنات رفتار وگفتار ادب اخلاق عادات وخصائل عقل وشعور صفات ذہنی واوصاف قلبی محبت ومروت اتفاق واتحاد ہمدردی وحب وطن ایثار نفسی وخدمت خلق صبر واستقلال عزم وہمت محنت ومشقت دیانت داری وراست بازی حقوق شناسی انصاف پسندی غرض ہر چیز پرکھی جاتی ہے اور وہی لوگ مدارج زندگی میں آگے بڑھائے جاتے ہیں جو اس امتحانے میں پورے اترتے ہیں ہماری کامیابی وناکامیابی ترقی وتنزلی عزت وذلت تمول وافلاس نیک نامی وبدنامی شہرت وگمنامی جاہ واقتدار منصب واختیار ہم نشینی وعزلت آسانی ومشکلات اطمینان وپریشانی خوشی ورنج وراحت سب کا انحصار اسی امتحان پر ہے

اور حقیقت تو یوں ہے کہ ہماری حیات و موت اور یہ سفر زندگی خود ایک امتحان ہے جس پر ابدی راحت اور جاودانی خوشی کا انحصار ہے۔ خدا ہمیں بھی اس قابل کرے کہ ہم حضرت غالب کے ہم آہنگ ہو کر یہ کہہ سکیں کہ ۔

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلّی نہ سہی
امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی

1931

## HIGH SCHOOL EXAMINATION

# Urdu Script Reading

*Time—Fifteen minutes.*

Write the following in Nasta'liq:— 10

منکہ محمد یونس ولد محمد یسین ساکن بیت گام شہر فتحپور کا ہوں۔
جو کہ مبلغ ۱۰۰ سو روپیہ یا نصف جسکے مبلغ ایکصد روپیہ ہوتے ہیں لالہ بلرو پرشاد
ولد کاشی پرشاد قوم اگروال ویش ساکن بنارس سے بہ تقرر سود آٹھ آنہ فیصدی قرض لیکر
اپنے تصرف میں لایا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ مبلغ مذکور معہ سود شرح صدر
عرصہ ایک سال میں ادا کر دونگا اور جو روپیہ بدفعات ادا کرونگا اوسکو تمسک
ہذا کی پشت پر لکھاتا رہونگا یا بہ اخذ رسید ادا کرونگا اگر سوائے مذکورہ بالا کل روپیہ
معہ سود ادا نہ کروں تو مہاجن مذکور کو اختیار ہے کہ اپنا زر بیافتنی بذریعہ نالش عدالت
مجھسے و مع میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے وصول کر لیں مجھکو کچھ عذر
نہوگا اسلئے یہ چند کلمات بطور تمسک سادہ لکھدئے کہ سند رہے اور وقت
ضرورت کام آوے فقط المرقوم یکم فروری سنہ ۱۹۱۹ع بقلم رحیم

1934

# HIGH SCHOOL EXAMINATION

## Urdu Script Reading

***Time—Fifteen minutes.***

Write the following in Nasta'liq:— 10

چاندنی رات میں تاج محل کو فاصلہ سے دیکھو تو ایک نور کا قبہ
معلوم ہوتا ہے پتھروں میں باریک باریک جالیاں کاٹی ہیں رنگین پتھروں
کی پھول پتیاں تراش کر سنگ مرمر کی دیواروں میں پیوست کر دی ہیں
کیسی خوشنما بیلیں بنائی ہیں۔ کوئی سیدھی چلی جا رہی ہے کوئی بل کھاتی
ہوئی جاتی ہے۔ ان بیلوں میں پھول کلیاں لگائی ہیں کوئی کلی نیم بند
کوئی ادھ کھلی کوئی کھلا کھلایا پھول ہے ایک ایک پھول اور
ایک ایک کلی میں بھی نہ معلوم کتنے جوڑ ہیں ان کی نازک نازک رگیں اور
باریک باریک دھاریاں تک صاف دکھائی گئی ہیں ان سنگ تراشوں کے
ہاتھوں میں کس غضب کی صفائی تھی ان کے ہاتھ میں پتھر گویا
موم ہوا جیسا چاہا تراش لیا۔

1930

# HIGH SCHOOL EXAMINATION

## Urdu Script Reading

*Time—Fifteen minutes.*

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی زمانہ میں یہاں بڑی سلطنت تھی بڑی تجارت تھی بڑے بڑے جہاز اور بجرے بڑے فراخ حوصلہ
لوگ تھے روپیہ کو ٹھیکری سمجھتے تھے۔ دریائے گنگ کے کنارے یہ شہر آباد ہے۔
دریا کے گھاٹ نہایت شاندار ہیں خاصکر پختہ گھاٹ تو الف لیلی ہی نظر
آتے ہیں۔ سیڑھیاں چوڑی چکلی اور مضبوط۔ در سنگین اور نہایت وسیع
جن پر طرح طرح کے نقش و نگار ہیں۔ کناروں پر پتھر کی جالیاں ایسی تراشی گئی ہیں
کہ شاید و باید دالان ایسے وسیع اور سایہ دار ہیں کہ ہزاروں آدمی ان میں بیٹھ کے دریا
کی سیر کرتے ہیں گل فروشوں اور تنبولیوں کی بہت دکانیں نہایت ہی آراستہ اور پیراستہ نظر
آتی ہیں۔

1929

**HIGH SCHOOL EXAMINATION**

# Urdu Script Reading

*Time—Fifteen minutes.*

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی ملک کی خوشحالی لفظ فارغ البالی کا مدار اس امر پر نہیں ہے کہ اس کی آمدنی
وافر ہو یا اس کی ملکی مضبوط ہو یا اس کی عمارات نہایت شاندار ہوں
بلکہ اس کا دارومدار محض اس بات پر ہے کہ اس ملک میں اعلیٰ پایہ کی تربیت یافتہ
اور صاحب الرائے اہل دماغ کتنے ہیں اور کتنے آدمی ایسے ہیں جنکی تعلیم
روشن خیالی لفظ کیریکٹر پر بھروسہ کیا جا سکے محض انہیں باتوں پر اس
ملک کی حقیقی بہبود کا مدار ہے - یہی اسکی اصلی قوت -
یہی اسکی واقعی طاقت ہے -

1933

## HIGH SCHOOL EXAMINATION

# Urdu Script Reading

*Time—Fifteen minutes.*

Write the following in Nasta'liq:— 10

شب تاریک میں جب کہ گنبد گردوں گرد و غبار سے صاف ہو اور ستاروں سے کامشت ہو کہ بہت ہی عجیب معلوم ہوتا ہے ہم ان کے
ان کے خوبصورت نظر آتے ہیں جو خاموشی اور خوشنمائی سے چمکتے ہیں۔ ہم ان کے نظارے سے کبھی نہیں تھکتے ان کا عکس ہمارے
طرح طرح کے خیالات ہمارے دل میں پیدا کرتا ہے۔ سرسری طور پر دیکھنے سے ہم نہیں جان سکتے کہ وہ کس چیز سے بنے ہیں کتنے
بڑے ہیں ان کے تعلقات اور ان کا فاصلہ کس قدر ہے۔ زمانہ قدیم میں دوربین کے ایجاد سے پہلے ان کی بابت لوگوں کے
عجیب خیالات تھے۔ یعنی اکثر اپنے زعم میں ان کو ذریعہ خیال کرتے تھے جب دوربین شیشے کے آلات ایجاد
ہوئے تو محبت سے دلاویز حقائق ان کی بابت دریافت ہوئے جن سے اگلے وقتوں کے لوگ محض ناواقف تھے۔